

اس شہر کے میں

۱	مولانا سید محمد ثانی حسینی	تحریک ندوۃ العلماء
۲	آہا پروفسر و می احمد صدیقی مرحوم	اداریہ
۳	حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی	آہا پروفسر و می احمد صدیقی مرحوم
۴	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی	دین و دادشت
۵	مولانا عبدالمالک جد دریا یادوی	دین و علم کا دامگی رشتہ
۶	مولانا عبدالحق ندوی	سچی باتیں
۷	مولانا عبدالحق ندوی	سب سے بڑا سہارا
۸	مولانا عبدالحق ندوی	وفیات
۹	مولانا ذاکر سعید الرحمن عظیمی ندوی	پروفیسر و می احمد صدیقی ...
۱۰	پروفیسر مرحوم شخصیت اور طرز زگارش شمس الحق ندوی	شخصیات
۱۱	حضرت دل	حضرت دل
۱۲	مولانا سید عبدالقدوس ندوی	اسلام خوشامد نہیں کرتا ...
۱۳	مولانا سید عبدالقدوس ندوی	دوبرو
۱۴	عارف عزیز	میڈیا کا کردار اور موثر حکمت عملی
۱۵	عارف عزیز	فقہ و فتناوی
۱۶	مولانا سید عبدالقدوس ندوی	سوال و جواب
۱۷	مولانا سید عبدالقدوس ندوی	قربیت او لاد
۱۸	محمد وصاف عالم ندوی	ابھرتا ہے مرٹ مرٹ کے تتشیع حیات
۱۹	محمد وصاف عالم ندوی	آداب و حقوق
۲۰	خالد فیصل ندوی	اذان کے آداب و حقوق
۲۱	محمد جاوید اختر ندوی	خبر و نظر
۲۲	محمد جاوید اختر ندوی	عالم اسلام
۲۳	محمد جاوید اختر ندوی	تعارف و تبصرہ
۲۴	م. ح. ج.	رسید کتب

تَعْلِمُونَ حَيَاةً

جلد نمبر ۳
شماره نمبر ۲۳
۱۰ اکتوبر ۲۰۱۰ء مطابق ۱۳۳۱ھ

زیر سر پرستی

حضرت مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی

(ناظر علماء ندوۃ العلماء الحسینی)

— مدیر مسئول —
شمس الحق ندوی
— نائب مدیر —
محمود حسن حسني ندوی
محلہ امشاد

- مولانا عبداللہ حسنی ندوی • مولانا محمد خالد ندوی نازی پوری
- امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرعی اتحاد - 250/- فی شمارہ 12/1
المیانی، یورپی، افریقی و امریکی صاحب کے لئے 505 دلار

لکھنؤ کے پڑپورہ کریم، رچیک بیگی جانے والی رقم قابل قبول شد۔ اسی میں ایسا لکھنا تھا کہ کام کی وجہ سے

تریلر اور خط و کتابت کا پتہ

Tameer-e-Hayat
P.O.Box No.93 Taqirnaraq, Badshah Bagh, Lucknow

E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

کے خواہیں اپنے کام کیلئے بھرپور کمکتی کا اپنے کام اور پہلے ہے۔ قبلاً احمدی زر تعاون ارسال کریں اور

وہ پت پاانا فریادی بھر مزد رویس، اگر سوپاں یا فون نمبر ۰۳۷۸۱۶۷۴۲۶۷ کے ساتھ ہے۔ (میر جمیر جات)

جی سہر بن سے ارادہ پڑھنک پر بس، سیرا یاد، مصوٰ سے ج مارک دسر سیرجات
 مجلس صحافت و نشریات نیگور مارگ، بادشاہ بان غلکھنو سے شائع کیا۔

Hashmat Ali (Tameer-e-Hayat) Lko. 7860236

جدید دلکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شور و م

الملائكة

میں آپ کا خیر مقدم ہے

GEHNA PALACE

Whenever you see
Jewellery
Think of us

ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

تحریک ندوہ العلماء

مولانا سید محمد ثانی حنفی

آہ! پروفیسر وصی احمد صدیقی مرحوم

حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی

قارئین "تعیریات" کے لئے یہ خبر بہت رنجیدہ تابت ہو گی کہ ۲۰ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء کو منگل کے دن عصر بعد ندوہ العلماء کے مہتممال پروفیسر وصی احمد صدیقی چند گھنٹوں کی عالت کے بعد لکھنؤ میں وفات پا گئے۔ انا لله وانا الیه راجعون۔

پروفیسر وصی احمد صدیقی دارالعلوم ندوہ العلماء کے دیریہ استاد انگلش جاتب مسیح صدیقی مرحوم کے بوئے فرزند ارجمند اور صاحب طرز ادیب جناب رشید احمد صدیقی مرحوم کے بھانجی تھے اور گونا گون صفات و خصوصیات کے حامل ایک اچھے شخص اور ہمدردانہ انسان تھے، انہوں نے اپنے والد مرحوم و مخدوس استاذ مسیح صدیقی مرحوم سے اخلاق اور علمی ذوق و راثت میں پایا اور اعلیٰ ادبی ذوق اپنے ماموں رشید احمد صدیقی صاحب سے حاصل کیا تھا۔ اپنی ان خصوصیات کی بنا پر وہ لوگوں میں عزت و محبت کی نگاہ سے دیکھے جاتے، اور اہل تعلق ان سے مل کر خوشی حاصل کرتے اور ان سے رائے مشورہ لیتے، ان کو اپنے والد مرحوم سے اس بات میں بھی یکساں حاصل ہوئی کہ انہوں نے بھی ان کی طرح ندوہ العلماء سے گھری واپسی کی۔ ان کے والد مرحوم نے شروع عمر ہی سے دارالعلوم میں تدریس کا تعلق رکھا، اسی بناء پر یہیں رہائش گاہ بنا لی تھی، اور ان کو انتظامی معاملات میں ذمہ داری پرداز ہوئی تھی، اس طرح ان کا قیام اپنے ای مکان میں جواہر ارجمند دارالعلوم (ندوہ) سے متصل اور کویا اس کا ایک جزو ہے، شروع سے رہا، اس طرح پروفیسر وصی احمد صاحب اور ان کے بھائیوں کا یہیں پچھا گزرا، اور یہاں کے ماحول میں نشوونما ہوئی، یہاں کی لاہوری اور طلبہ کے کتب خانہ (جمعیۃ الاصلاح کی لاہوری) سے خوب فائدہ اٹھایا۔ اس وقت کے ان کے اس ذوق میں شریک احباب میں شاہ شہید عطا علوی این حضرت مولانا شاہ جلیم عطا علوی وغیرہ تھے۔

پروفیسر صاحب نے Mathematics میں M.Sc لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ سے 1952ء میں کیا۔ پھر لکھنؤ یونیورسٹی میں بھیتیت رسروچ اسکار کے میسح میلکس کے ڈپارٹمنٹ سے وابستہ ہو گئے، پھر وہ شاہجہاں پور پلے گئے جہاں انہیں گاندھی فیض عام کالج میں اسی شعبہ میں پچھار کی حیثیت سے خدمات تقویض ہوئیں اور پہل کے عہدہ پر فائز ہو کر ریٹائر ہوئے اور جولائی 1991ء میں اپنے ندوہ کے گروپ آنگے، وقت پورا ہونے سے تن برس پلے ہی ریٹائرمنٹ لے لیا تھا۔ اس طرح عمر کا آخری حصہ ابتدائی حصہ کی طرح ندوہ کے ماحول میں اور اپنے والد کی اسی رہائش گاہ میں گزرا، اور یہیں سے انہوں نے وارثتے دار بیٹا کی طرف کوچ کیا اور دارالعلوم ندوہ العلماء کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور ڈالی گنج قبرستان میں مدفن عمل میں آئی جہاں ندوہ العلماء کے وابستگان، اس انتہا و کارکنان کی بڑی تعداد میں ہوں ہے اور خود ان کے والد ماجد بھی مدفون ہیں۔

ندوہ ان کے لئے وطن کی حیثیت رکھتا تھا، ان کی طرح ان کے بھائیوں نے ندوہ سے متصل اسی مکان میں بھیں کا حصہ اور نشوونما کا زمانہ گزار تھا اس طرح یہاں کے ماحول میں اپنی عمر کے طلبہ ساتھ کے علمی وادی فائدہ اٹھایا اور دین و علم سے منابت پیدا کی چونکہ ان کے والد مرحوم اپنے آغاز جوانی سے لے کر آخر تک یہاں تدریس سے وابستہ رہے تھے اس لئے ان کی واپسی ذوق و پسندی واپسی بن گئی تھی، جس کا اثر پروفیسر صاحب اور ان کے بھی بھائیوں پر آیا، جب 1977ء میں خال معلم ناظم ندوہ العلماء حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی ندوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ میر امریکہ کا سفر ہوا تو پروفیسر صاحب کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر احمد طیب صدیقی صاحب وہاں مقیم تھے، انہوں نے جس اپنائیت اور ندوہ کی تبست سے جس تعلق و محبت کا ہوت دیا، اس نے بڑا تاثر کیا تھا، اور انہوں نے اپنے مکان واقع "وڈا میر نیوارک" میں جس کا نام انہوں نے "ندوہ" رکھا تھا، کچھ دن پھر یا بھی، ان کے والد استادی ماسٹر مسیح صدیقی اور دوسرے بھائی مرحمنی

- لکھنؤ سے معمور تھے دل اور فطرت ارجمند
- ڈال کر بنیاد ندوہ کی کیا اس کو بلند
- اور اس پر یہ کہ ڈھیلا ہو رہا تھا بند بند
- ہر طرف تعلیم کا تھا ایک فرسودہ نظام
- اہل باطل بے خطر ان پر لگاتے تھے زندگی
- اہل دیں پر چھار ہاتھا اک تھل اک جمود
- اہل علم اور اہل دیں اور قوم کے کچھ درود مند
- ہو گئے بے چین و بے کل دیکھ کر یہ حال زار
- متفق ہو کر بنیا اہل حق نے اک نظام
- چند اہل درد نے تحریک ندوہ پیش کی
- نیک تھی ان کی نیت اور خوب تھا ان کا عمل
- اس لیے اللہ کو ان کا عمل آیا پسند
- جن کے دامن سے ہی وابستہ ہے سارا دیوبند
- آپ کی تائید کا ندوہ بہت احسان مند
- اہل حق ہونے لگے ہر ہر قدم پر فتح مند
- ہر قدم ملتے رہے تحریک کو وہ رہنا
- شلبی نعمانی مولگیری شیر و آتی عبدی
- ان میں ہر ہر ایک کا تھا مرتبہ کتنا بلند
- آسان علم میں سب نے لگائے چار چاند
- علم ظاہر ہو کہ باطن کر دیا سب کو دو چند
- آج تک سید سلیمان کی دلوں میں یاد ہے
- صاحب قلب و نظر تھے اور زبان ہوش مند
- درس گاہ ندوہ کہتے ہیں جسے دارالعلوم
- علم کے معیار کو کتنا کیا اس نے بلند
- جس کی چاہو اس ادارہ سے ملے گی تم کو قند
- کیا ادب، تاریخ کیا، اور کیا سلوک و معرفت
- میں بتاتا ہوں جسمیں اس دور میں ندوہ ہے کیا
- ایک قلب درود مند اور ایک فکر ارجمند
- اس ادارہ پر ہے اب اللہ کی نظر کرم
- اس لیے اس کو کوئی پہنچا نہیں سکتا گزمد

☆☆☆☆☆

تعلیم و تعلم کی ضرورت اور اس
کا انتظام

دنیا کی کوئی قوم علم سے مستثنی ہو سکتی ہے کہ
جیسیں ہمارا کوئی نقصان نہیں، ہم پر کوئی فرض واجب
نہیں، ضروری نہیں ہے کہ ہم پر جیسیں اور پڑھائیں،
پچھوں کی تعلیم کا انتظام کریں، لیکن روئے و میں پر

دین و علم کا دائیٰ رشتہ

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی

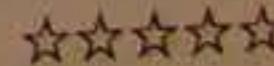
اسلام اور علم کا دابطہ
یہی وحی میں علم و فکر کا ذکر ہے
حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا اور علم کا چوہی دامن
پہلی وحی جو رسول اللہ ﷺ پر عارج رہیں تازل
ہوئی اور سیکڑوں برس کے بعد آسان و زیمن کا پہلی
کا ساتھ ہے، اسلام علم کے بغیر نہیں رہ سکتا، واقعوں کے
بھی استاد ہے، اس طرح ان سے بجا ہیوں جیسا تعلق محسوس ہوتا تھا، اور ان سے ملاقات پر دونوں طرف بہت خوش دلی کی کیفیت ہوئی تھی اور بالکل ہم عمر کی طرح
معاملہ ہتا تھا، خاص طور پر ان کی طبیعت کے مرنجا مرنج ہونے کی وجہ سے صرف مجھے ہی سے نہیں بلکہ میرے رفقاء سے بھی ان کا تعلق اسی طرح کا تھا جیسا مجھے تھا،
میرے سارے رفقاء کے لئے بھی وہ محبوب استاذ اے تھے، خوش گوار طبیعت کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بڑی صفت یہ تھی کہ ادب کا ان کا مطالعہ بڑے ذوق اور پسند کا
قدار جب اس موضوع کی تفہیم ہوتی تو ان کے حسن ذوق کا مشاہدہ ہوتا اور جب وہ اپنے خیالات کو تحریر میں لاتے تو بڑے ادب نظر آتے، ارد ووفاری زبان و ادب
کے ساتھ اگر بزرگی زبان و ادب پر بھی ان کی اچھی نظر اور اچھا قلم تھا، ان کی اس خصوصیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حقہ کے متعدد مصنفوں نے اپنی تقدیمات میں ان
سے مقدمے لکھوائے ہیں سے ان کتابوں کی خوبیوں میں اضافہ ہوا، اور جو مقدمے نہ لکھوا کے انہوں نے اپنی کتابیں اشاعت کے بعد ان کی نظر سے گزاریں تاکہ وہ
اپنی رائے سے تو ایں چنانچہ بعض کتابوں کے شائع ہونے کے بعد ان کے قلم سے بڑے گرانقدر اور شاہکار تبصرے ساختے آئے، مجھے بھی اپنی کتاب "نقوش سیرت
کے سلسلہ میں سعادت حاصل ہوئی اور یہ سعادت بھی میرے حصہ میں آئی کہ انہوں نے میری بعض کتابوں پر مقدمے بھی لکھے، اور بڑی خوش دلی سے لکھے، چونکہ ان
کا رہنمایت کے بعد کاظم مطالعہ تحریر کے شغل کا ماندہ ہا، اس لئے ان کے مطالعہ میں جو معاشر کرنے والی کتابیں آئیں ان کا خلاصہ اپنے ادبی طرز نگارش میں پیش
کر کے قارئین کو ان کے مطالعہ کی طرف راغب کرتے، اس سلسلہ کی ان کی اہم تحریریں حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نثارخ دعوت
وزیریت، المرتضی، پرانے چراغ اور کاروان زندگی وغیرہ سے متعلق ہیں۔ اور دہلی یونیورسٹی میں منعقد ایک سمینار میں ان کی قدردانی کرتے ہوئے الیارڈ سے بھی نوازا
گیا تھا۔ خوشی کی بات ہے کہ ان کی ایک کتاب "نحو حات ندوی" ان کی زندگی میں شائع ہو کر ساختے آئی، اور پسند کی گئی، جس میں اہل ندوہ کی کتابوں سے متعلق اور بعض
ندوہ کی شخصیات سے متعلق مضمائن اور اسی تعلق سے بعض دوسری نگارشات ہیں۔

صاحب صدقی بھی امریک آئے ہوئے تھے، ایسا محسوس ہوتا کہ ہم سب ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔
پروفیسر وحی محمد صدقی صاحب جن کا اصل موضوع سائنس اور ریاضی تھا لیکن شاہجہان پوری میں گاہی فیض عام ڈگری کالج کے پہلی رہنے کی وجہ سے قیمتی
مطالعات سے بھی گھر اقلیٰ رکھتے تھے۔ ان کی انتظامی و تعلیمی صلاحیت ویلات کی قدر کرتے ہوئے ان کو پہلے ندوہ العلماء کی مجلس انتظامی میں لیا گیا اور پھر ان کی
مطالعات سے مزید فائدہ اٹھانے کے لئے نائب معمتمد مالیات کی ذمہ داری پر دی کی گئی اور بعد میں ان کے فہم و تدبیر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نائب
نظام ندوہ العلماء کی حیثیت سے بھی ذمہ داری پر دی کی گئی، اس طرح انتظامی معاملات میں ان سے بڑی تقویت حاصل ہوئی تھی، ان کی وفات ندوہ العلماء کے انتظامی
شعبہ کے لئے ایک نقصان کا واقعہ تھی، فہم اور حسن مذہب کے وصف کے ساتھ خبر خواہی اور امامتداری کا وصف ان کے اندر فرمایا رہا۔

پروفیسر وحی محمد صدقی صاحب طبیعت کے لحاظ سے بڑے مرنجا مرنج اور دوستہ و محبت امنا زر کئے والے انسان تھے، ندوہ العلماء کے منتظمین کے ساتھ
بالکل تکمل گئے تھے۔ اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو وہ مجھ سے بہت ماں س تھے، ان کے والدہ رحمۃ اللہ علیہ میرے محبوب استادر ہے تھے، اور ہمارے بعض اساتذہ کے
بھی استاد تھے، اس طرح ان سے بجا ہیوں جیسا تعلق محسوس ہوتا تھا، اور ان سے ملاقات پر دونوں طرف بہت خوش دلی کی کیفیت ہوئی تھی اور بالکل ہم عمر کی طرح
معاملہ ہتا تھا، خاص طور پر ان کی طبیعت کے مرنجا مرنج ہونے کی وجہ سے صرف مجھے ہی سے نہیں بلکہ میرے رفقاء سے بھی ان کا تعلق اسی طرح کا تھا جیسا مجھے تھا،
میرے سارے رفقاء کے لئے بھی وہ محبوب استاذ اے تھے، خوش گوار طبیعت کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بڑی صفت یہ تھی کہ ادب کا ان کا مطالعہ بڑے ذوق اور پسند کا
قدار جب اس موضوع کی تفہیم ہوتی تو ان کے حسن ذوق کا مشاہدہ ہوتا اور جب وہ اپنے خیالات کو تحریر میں لاتے تو بڑے ادب نظر آتے، ارد ووفاری زبان و ادب
کے ساتھ اگر بزرگی زبان و ادب پر بھی ان کی اچھی نظر اور اچھا قلم تھا، ان کی اس خصوصیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حقہ کے متعدد مصنفوں نے اپنی تقدیمات میں ان
سے مقدمے لکھوائے ہیں سے ان کتابوں کی خوبیوں میں اضافہ ہوا، اور جو مقدمے نہ لکھوا کے انہوں نے اپنی کتابیں اشاعت کے بعد ان کی نظر سے گزاریں تاکہ وہ
اپنی رائے سے تو ایں چنانچہ بعض کتابوں کے شائع ہونے کے بعد ان کے قلم سے بڑے گرانقدر اور شاہکار تبصرے ساختے آئے، مجھے بھی اپنی کتاب "نقوش سیرت
کے سلسلہ میں سعادت حاصل ہوئی اور یہ سعادت بھی میرے حصہ میں آئی کہ انہوں نے میری بعض کتابوں پر مقدمے بھی لکھے، اور بڑی خوش دلی سے لکھے، چونکہ ان
کا رہنمایت کے بعد کاظم مطالعہ تحریر کے شغل کا ماندہ ہا، اس لئے ان کے مطالعہ میں جو معاشر کرنے والی کتابیں آئیں ان کا خلاصہ اپنے ادبی طرز نگارش میں پیش
کر کے قارئین کو ان کے مطالعہ کی طرف راغب کرتے، اس سلسلہ کی ان کی اہم تحریریں حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نثارخ دعوت
وزیریت، المرتضی، پرانے چراغ اور کاروان زندگی وغیرہ سے متعلق ہیں۔ اور دہلی یونیورسٹی میں منعقد ایک سمینار میں ان کی قدردانی کرتے ہوئے الیارڈ سے بھی نوازا
گیا تھا۔ خوشی کی بات ہے کہ ان کی ایک کتاب "نحو حات ندوی" ان کی زندگی میں شائع ہو کر ساختے آئی، اور پسند کی گئی، جس میں اہل ندوہ کی کتابوں سے متعلق اور بعض
ندوہ کی شخصیات سے متعلق مضمائن اور اسی تعلق سے بعض دوسری نگارشات ہیں۔

پروفیسر صاحب مرجم سے ان کی رہنمایت کی مدت جو دو ہائیوں سے زیادہ کی مدت رہی بہت قریبی اور ہم ذوقی کی مدت رہی، اس طرح ان کی وفات سے
بہت خلا محسوس ہوا جو احباب کے لحاظ سے خارہ محسوس ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کسی کسی کا سید کھول
ایک علم لدھی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کسی کسی کا سید کھول
لیکن آپ نے کتب خانے اتنے دھوئے نہیں
و صفات کی صحیح معرفت ہو، اس کا بندوں کے ساتھ کیا
جتنے کتب خانے بنادے، وہی کتب خانے دھوئے
تعقیل ہے، بندوں کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہوتا
جن کو دھونا چاہئے تھا، لیکن دھوکر کے پھر کیا دیا؟ نور
چاہئے، زندگی کا مقصد کیا ہے، آغاز کیا ہے، انجام کیا
ہے؟ ابتداء کیا ہے، انتہا کیا ہے؟ انسان کہاں سے
آئی، کیوں آیا، اور کہاں ان کو جاتا ہے، اور پھر کیا ہوتا
انسان کو دنیا کا معلم بنادیا، بقول اکبر۔
انسان کو جو دنیا ہوتا ضروری ہے، اسی لئے اسلام
علم کو چاہتا ہے، وہ علم کو ضروری قرار دتا ہے۔

قدار دانی کا حق ادا کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے، اور ان کی نیکیوں کا زیادہ سے زیادہ اجر عطا فرمائے، آمین۔



فُوَالْفَسَكُمْ وَأَهْلِئُكُمْ نَارًا“ (التحريم) اپنے دین کے لئے بھی، اور دنیٰ جذبات کو ترقی ۶- اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھروں دینے کے لئے بھی، اور دنیٰ عزم پیدا کرنے کے کو جو تمہارے ماتحت ہیں، تمہارے ذمہ میں، ان لئے بھی، تبلیغ جماعت سے تعلق رکھنا اور ان کے سب کو آگ سے بچاؤ، یہ آپ کا فرض ہے، آپ ان اجتماعات میں شریک ہونا اور اس کو وقت دینا، دنیٰ کے لئے صبح شام کوئی انتظام کریں، کوئی شوڑ کتا میں پڑھنا، یہ سب بہت ضروری ہے، ورنہ ایسے (TUTOR) رکھیں، کسی مولوی صاحب کی ملک میں حساک ہندوستان، ملک اے دنیا میں

جاتے ہو تو ہم تھیں بتاتے ہیں ”فَذَكِّرْ بَيْنَ الرُّشْدَيْنَ مِنَ الْغَيْرِ فَمَنْ يَكْفُرُ بِالظَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرُوهَةِ الْوَئِقِيَّةِ“ (البقرہ ۲۵۶) یہ رشد ہے، اور یہ غی ہے، اسلام ہے اور جاہلیت ہے، یہ بتائیں، اس کے بعد کرتا نہ کرنا آپ کا کام ہے۔

خدمات حاصل کریں، بہر حال ان کے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے آپ کو کچھ سامان کرنا چاہئے، ایسے ہی کچھ جزیں اور ہیں مثلاً اس ملک میں موجودہ دور میں، اور اس جمہوری ملک میں، اور ایک ایسے ملک میں جہاں ہم اکثریت میں نہیں ہیں، جہاں بہت سی تحریکیں ہیں، جہاں تبدیلیاں جلدی جلدی آتی ہیں، بہت سے چیزیں سامنے آتے ہیں، اس ملک میں کسی طرح ہم اپنے دین کو بھی بچا سکتے ہیں، اور اپنی عزت کو بھی بچا سکتے ہیں، اور اپنی جانوں کو بھی بچا سکتے ہیں، اس کے لئے کسی چیزیں اسی ہیں، جن کو آپ کو اختیار کرنا ہوگا، اور ان پر عمل کرنا ہوگا، لیکن اس وقت خالص دینی تعلیم کے تعلق سے کہتا ہوں کہ اس مدرسہ کو ترقی دینا، اس کو تکمیل کی منزل تک پہونچانا، اس کے منصوبہ کو پورا کرنا، اور اس کو اس قابل بنانا کہ یہ آپ کے پورے نوار کا، اس پورے نواح کا ایک مرکزی مدرسہ بن جائے، یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

عوام کی ذمہ دادی
بنیاد رکنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے بنیاد رکھدی، ہماری ایک ذمہ داری ہو گئی، آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں، یہ بنیاد تو ہم آپ کی طرف سے رکھیں گے، گویا آپ کے ہاتھوں سے، آپ سب ہاتھ نہیں لگاسکتے تو ہم آپ کی طرف آپ کی نیابت کریں گے، خدمت ہم کریں گے کہ وہ پھر رکھدی ریکن آپ کا کام ختم نہیں ہوتا، بلکہ حج پوچھئے تو اس سے شروع ہوتا ہے، اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس مدرسہ کو ترقی دیں، باقی مشورہ کا معاملہ ہے کتابوں کا مسئلہ ہے، کتابوں کا مسئلہ ہے، نصاب کا مسئلہ ہے، کبھی جلوں میں آنے کا جانے کا مسئلہ ہے اس کے لئے ہم حاضر ہیں، آپ کو شکر گزار ہوئے پاہنے کہ ایک بہت بڑی اجتماعی معصیت سے یک قومی اور ملی کوتاہی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ل بال بچالیا، اگر یہ مدرسہ ہوتا تو خدا کے یہاں مشش ہوتی۔

لے، آپ کہاں جائیں گے، مسجدوں ہی میں تو مہلکات سے، کفر کے مہلکات سے، ان عقائد سے، پوچھتے ہیں۔
 یہ "اقرآن" کا سلسلہ ایسا ہے کہ نبی امی سے جائیں گے، امام صاحب سے پوچھنے، امام صاحب کو کوئی علم نہیں ہے، بس تھوڑی سی سورتیں بالکل اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات شروع ہو کر آخری امتی ایک (یعنی جو لفظاً بے صاحب) ہے، اس تھوڑی سی سورتیں مادکر لیں، اور نماز پڑھانا آگئا، تو سہ مدارس وہ اسلام کی سرحد پار کر جاتا ہے، اور مسلمانوں میں پڑھا ہے) جاری رہے گا، کتنے ہی دنیا میں انقلاب پڑھتیں بدیں، تہذیبیں بدیں، اور درحقیقت مساجد کے بھی محافظت ہیں، اور مساجد کو اس کا شمار نہیں رہتا، بعض چیزوں سے ایمان چلا جاتا آئیں، سلطنتیں بدیں، تہذیبیں بدیں جائیں، اور اتفاق عقیم رہا ہو جائے، زبان بدیں جائے، تعلیم بھی غذا پر ہو نجاتی ہیں۔

فضلانے مدارس کا فرض

رہے گا۔ اس کے سکون قلب کو رہم کرنے والی خانے وालے کون لوگ ہیں؟ وہ ہیں جو اللہ پر ایمان دخوش نصیب ہے، بڑے بڑے حکیم اور فلسفی فرمائے، مگر اس سے بھی نہیں ہو سکتی لائے، اور تادریخی سفر کرتے ہیں تو اپنے انجام روا اور تادریخی سفر کرتے ہیں تو اپنے انجام لاغوف علیہم ولاهم بیجنون۔ خوف سے شیطانی قتوں سے بغاوت اختیار کر چکیں۔ بخیر اس چھٹکارہ اور حزن و ملال سے نجات صرف انہیں کا بغاوت ایمان باللہ مقبول ہوئی نہیں سکتا۔ پیامات ہدایت ہر علک، ہر قوم، ہر زمان میں یہ ہو چکے ہیں جن ہوئے تھے۔

لیکن کوئی مرض محض دوا کے استعمال سے دور کی تفصیلات بے شمار ہیں لیکن سب کا خلاصہ ان نہیں ہو سکتا جب تک مرض پیدا کرنے والی چیزوں دو لفظوں میں بیان کیا جاسکتا ہے کہ اللہ کی عبادت سے پرہیز بھی نہ کیا جائے، بلکہ اکثر صورتوں میں پر کرتے رہو اور شیطان سے بچتے رہو۔

ہیز دوسرے زیادہ اہم ضروری ہوتا ہے۔ ایک شخص یہاں وسکون، یہ شانقی، یہ طینان قلب کس کے نصیب میں آتا ہے؟ (فَإِنَّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ رُوزَانَ كَيْ سِيرَ غَلَهُ اخْبَارَ مِنْ وَالْأَنْجَلَةِ) وَكَفَدَ بِعْثَتِيْفَى كُلَّ أُمَّةٍ رَسُولًا إِنْ اغْبُدُو اللَّهَ وَاجْتَبَيْوُ الطَّاغُوتَ (تحل۔ ع۔ ۶۱)

ایے بھی کچھ لوگ گزرے ہیں جو زبان سے ساختہ ہی اس نے کئی موٹے تازے چھپے بھی پال بالامن ان کُتُمَ تَلَمُّونَ) یہ دولت لازوال ان رکھے ہیں۔ سو ایسا شخص رسول مخت کرتا ہے لیکن دعویٰ تو اسلام کا کرتے ہیں لیکن عمل کا یہ حال تھا کہ کبھی بھی ابخار جمع کر لینے میں کامیاب نہ ہو سکے گا اپنے معاملات کے تفہیق کے لئے:

"اللَّمَّا تَرَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ أَمْنَوْا بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ مِنْ فِيْكُمْ تُرْبَدُونَ أَنْ يَتَخَسَّمُوا إِلَيْكُمْ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ" (النعام، ع۔ ۹) حصہ میں آئی ہے جو اللہ کی یکتا پر تھیک اسی طرح سے اس بڑے سہارے سے کام لینے کے لیے لازی ہے کہ اس کے منافی جسے ایمان لائے اور جنہوں نے شرک کر کے اس پا کیزہ فقیدہ میں بڑھ لگایا۔ یہ لوگ امن و امان کے حقدار چھوٹے چھوٹے سہارے ہیں، سب سے مددوں لیا جائے اور زندگی اول سے آخر تک، و بتل الیہ یتک فرُوا إِلَيْهِ وَبِرُبِّ الشَّيْطَانِ أَنْ يُبْلِلُهُمْ ضَلَالًا وَتَہَبُوا إِلَيْكُمْ رَاهِہِ الْمُبَدِّيَاتِ پر ہیں۔

طبعت میں انتشار، دل میں اضطراب اور تبدیلاً "سب سے ثوٹ کر اسی کا ہو رہا، کی قیل بعیندا" (نساء ع۔ ۱) بجا ہے خدائی قانون کو کافی سمجھنے کے مبینوں میں اختلاف پیدا کرنے والی یہ شرک ہے ہو جائے۔ ماسوے منہ موزنا ہی اس راہ کی سب باطل کے فعلوں کی جانب جھکے جاتے تھے اور سے زیادہ کڑی اور دشواری گزار منزل ہے۔ لیکن بخیر اس کے کامیابی ہوئی بھی ممکن نہیں۔ ہدایت نامہ شیطان کی تو یعنی تنہایی یہ تھی کہ انہیں روز بروز را راست سے اور زیادہ دور کرتا جائے۔ ازی میں ارشاد ہوتا ہے:

"فَمَنْ يَكْفُرُ بِالْعَادُوتِ وَيَقُولُ مِنْ بَاللَّهِ فَقَدْ أَسْتَمْسَكَ بِالْغَرْوَةِ الْوُنْقَى لَا أَنْفَصَمْ أَهْمَهَا" (آل عمران، ۳۴) ساختہ، جس سے بیزاری و انکار کا حکم دیا گیا ہے اس کے لئے لفظ "طاغوت" وارد ہوا ہے جس کی شرح

جس شخص نے جھوٹے مجبودوں سے انکار کیا میں صاحبِ جمع الحمار لکھتے ہیں وہ شیطان اور اللہ پر ایمان لایا، اس نے مضبوط رہی کو پکڑ لیا، جو او ما یزین لهم ان یمجدوہ من الاصنام و بقال للفتن طاغوت کل راس فی ضلال۔ یعنی ع۔ ۲) ایک موثر اعلیٰ، ایک مسبب الاصابا پر جسی کبھی تو نہیں والی نہیں۔

اس آیت میں صاف تاویا کہ اس سہارے کو شیطان اور بتوں میں سے جس کی پرتوں کی جائے اور

فرمایا ہے۔

کار چہاں کو دیکھ لیا میں نے غور سے اک دل گی ہے سی میں حاصل کچھ نہیں تو کیا انسان کی قسم میں یہی ہے کہ ساری

عمر مابیسوں کے درود یوار سے اپنا سرگردان تار ہے، زندگی بھر حسرت دیاں کے اندھروں میں ٹھوکریں کھاتا رہے اور پیدائش سے لے کر موت تک

ناکامیوں اور حرام نصیبوں کے بیاباں میں ادھر ادھر لھلتا پھر لے۔

لیکن اس شورش آباد عالم میں بے شمار بندگان

خدا ایسے بھی گزرے ہیں جن کی زندگیاں سکون

واطینان خاطر کی عملی تفسیر ہوئی ہیں جن کے قلب

کو سکینت (شانقی) حاصل رہی ہے، اور جن کے

حق و قوت کا ہے۔ جو شے بھی پہلی منزل مقصود

قدم ادھر ادھر بھکت اور پھلے بغیر ہمیشہ سیدھی اور

نظر آنے لگتی ہے۔ پچھے جب تک والدین کا دامت نگر

لوگ کون تھے؟ یہ وہ نہ تھے۔ جنہوں نے بڑی بڑی

چائدیں پیدا کیں، یہ وہ نہ تھے، جنہوں نے بڑے

کا گردانی آمدی بہت قیل بھی ہو گی تو بڑے مزے

خواہش کی اور خواہش کا پیش خسہ ہی ثابت ہے۔

یہ ایک مثال علی عزت کی تھی۔ یہی حال ہر تم کی عزت وجہ، دولت و حکومت، امارات و جاہت، جلدی سے اچھے ہو جائیں، تدرست ہوتے ہیں تو یہ رہا بھی ہوتا ہے کہ جنم میں طلاق اور زیادہ جو جان ہو کر نہ ختم ہونے والی خواہشوں کا ایک تاثنا ڈھونڈھنے لگ جاتا ہے۔

یہ ایک مثال علی عزت کی تھی۔ یہی حال ہر تم کی عزت وجہ، دولت و حکومت، امارات و جاہت،

جلدی سے اچھے ہو جائیں، تدرست ہوتے ہیں تو یہ رہا بھی ہوتا ہے کہ جنم میں طلاق اور زیادہ

شووق سوار رہتا ہے کہ جنم میں طلاق اور زیادہ آجائے، جنم میں طلاق کی طرح گھر تی ہے، روپیہ اکھا ہوتا ہے تو اولاد کی تناول کو یہ مجنی رکھتی

رہتا ہے چند پیسے جو جیب خرچ کے لئے مل جاتے ہے۔ اولاد بھی ہوتی ہے تو اور طرح طرح کی فگریں

جمگرے رہتی ہیں۔ دل کو سکون واطینان کی

خواہش کے نہ آنے سے نہیں حاصل ہوتا بلکہ ہر

چچے جب اسکوں کے نیچے در جوں میں ہو نہیں ہے تو یہ سے کئی بھی زائد آمدی ہونے لگتی ہے تو وہ بھی ناکافی

تواتر پچھے در جو کٹلے کو دیکھ کر رنگ پیدا ہوتا ہے،

اور دل کہتا ہے کہ یہ لوگ بڑی عزت کے مرجب میں مقدار میں ہوتے ہیں تو ہر تم کی بیماری اور دوسرا مصیبتوں

یہیں۔ جب خود اپنے در جوں میں ہو چکا ہے۔ تو دل کہنے لگتا ہے کہ اسکو کی طالب علمی کچھ نہیں ہو لیتا ہے، کہ بڑی سے بڑی دولت بھی پیدا ہوتی ہے تو وہ بھی ناکافی کا لامع کا نہیں ہے تو اسکو کی طالب علمی کچھ نہیں ہو سکتی کہ اس کی ابتدائی جماعت میں داخل ہو کر اپنی بھتی کا احساس ازسرنو پیدا ہوتا ہے اور دل مچنے لگتا ہے کہ بی

سب سے بڑا سہارا

مولانا عبدالمadjid ریاضی

پروفیسر صیاحم صدیقی اللہ کے دربار میں

مولانا اکثر سعید الرحمن عظی ندوی

تعلیم کمل کر کے لکھنؤ کے میڈیکل کالج میں داخل ہو گئے، چوتھے صاحبزادے جناب احمد رضی صدیقی صاحب بھی تعلیمی سرگرمیوں میں مشغول تھے، ان حضرات کی دو بیٹیں لکھنؤ پونوری میں تعلیم میں مشغول تھیں، ان سے بڑی بھیشیر کے شادی ہونے کے بعد کم عمری تھی میں انتقال ہو گیا تھا۔ انا للہ وانا الی راجعون۔

اس طرح میرے نے استاد محترم کے اس خاندان سے ایک طرح کا تعلق قائم تھا، جو دارالعلوم کی تعلیم سے فراغت کے بعد دارالعلوم میں قیام کے دوران مزید پختہ ہوا، اور فتحہ حضرۃ الاستاد کی شفقت میں اضافہ ہوتا گیا۔

ایک وہ دور آیا کہ بھی صاحبزادگان اور دیبات اول کے درجہ میں یہ حکم پڑھ کر سنایا گیا کہ کل مولانا محمد عمران خان صاحب ندوی از ہری رحمۃ اللہ علیہ کی، وہ کہر ہے تھے کہ سبق ختم ہونے کے بعد فراہم تھے جن نماز جمعر کے بعد مسجد ہی کے اندر استاد صاحبزادیاں تعلیم یا ملازمت کے سلسلہ میں لکھنؤ سے باہر رہنے لگے، میں جب بھی گھر پر حاضر ہوتا تو استاد در یہ کل جتنی پڑھائیں گے، اگر پھر ایسا ہوا تو مسجد کا بلب استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہو گی، الحمد للہ پھر اس آنے کی اجازت دیتے، اس دوران پروفیسر ویسی ۱۳۷۱ھ کا زمانہ تھا۔

طرح کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا، ہماری تعلیم حسب احمد صدیقی کی شادی ہوئی تو گھر کی رونق میں مزید

میں نے اپنے ان استاد کو مسجد کی باجماعت

نمازوں میں دیکھا تھا، اب جب درجہ میں تشریف

آوری ہوئی تو ان کے علمی اور دینی مقام سے واقف

استاد مسٹر محمد سعیج صاحب کے ساتھ ان کے گھر کے

صاحب کو اولاد کی نعمت سے بھی سرفراز کیا، اور اعلیٰ

کاموں میں بھی تھے، باطن کرتے ہوئے حاضر ہونے

کے اعلیٰ تعلیم کی خاندانی روایت کو قائم رکھا، پروفیسر

ٹبلاء سے بہت زیادہ شفقت اور مردوں کا معاملہ

کر ملنے کی جرأت کرتا تھا، وہاں حضرۃ الاستاد کے

ساتھی سے تلقین میں اگر کوئی غلطی ہوتی تو نہایت زی

کے ساتھ اس کو درست فرمادیا کرتے تھے، اور

اگر کوئی ملامت کا یہ علمی تحدی عطا ہوا، اور ریڑاً منت

تھک وہیں قیام پذیر ہے، ان کے صاحبزادوں نے

تعلیم کے میدان میں اپنا مشغل جاری رکھا، کوئی لکھنؤ

اگر بھی زبان کے گرامر (Grammar) کو بھی

صدیقی صاحب لکھنؤ پونوری سے حسب ضرورت

یا اطیبی سال شروع ہوتے ہی فضیلت ادب کے درمیان پورے ادب و احترام کے ساتھ کسی حد

سال اول میں انگریزی کا بھی ایک گھنٹہ مقرر ہوا، تک بے تکلفانہ تعلق ہو گیا تھا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرۃ الاستاد نہایت شروع شروع میں یہ گھنٹہ چند دنوں تک خالی رہا کہ

انہاک کے ساتھ ہم لوگوں کو پڑھا رہے تھے کہ اچاک ایک دن ہمہ تم دارالعلوم ندوہ العلماء حضرت

achaک ایک آواز پر چونک پڑے، طلباء بھی اس سے

مولانا محمد عمران خان صاحب ندوی کی طرف سے شفقت میں اضافہ ہوتا گیا۔

ہمارے درجہ فضیلت ادب سال اول اور فضیلت مکث ہوئے، یہ آواز بھی دارالعلوم کے ہمہ تم حضرت

دیبات اول کے درجہ میں یہ حکم پڑھ کر سنایا گیا کہ کل

مولانا محمد عمران خان صاحب ندوی از ہری رحمۃ اللہ علیہ کی، وہ کہر ہے تھے کہ سبق ختم ہونے کے بعد فراہم

ٹھنڈے جناب مسٹر محمد سعیج صاحب ان دونوں

در یہ کل جتنی پڑھائیں گے، یہ ۱۹۵۲ء مطابق

۱۳۷۱ھ کا زمانہ تھا۔

میں نے اپنے ان استاد کو مسجد کی باجماعت

معمول جاری رکھا، اس اثناء میں بعض واقعات اپنے

اضافہ ہوا، استاد محترم اور ای جان (اہلہ صاحب استاد

محترم) خوش اور سرو و تھے، اللہ تعالیٰ نے پروفیسر

جو مسجد کے پیچے تھا، باطن کرتے ہوئے حاضر ہونے

ہونے کا موقع ملا، مسٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے

ٹبلاء سے بہت زیادہ شفقت اور مردوں کا معاملہ

فرماتے تھے، درجہ میں عبارت پڑھنے والے کسی

صاحب کو شاہجہان پور کے فیض عالم ڈگری کا لج

میں پر پل شپ کی پیش کش ہوئی، چونکہ وہ پی، اچھے،

ڈی مکمل کر چکے تھے، اس نے ان کو اونچے انداز سے

احمی ملامت کا یہ علمی تحدی عطا ہوا، اور ریڑاً منت

تھک وہیں قیام پذیر ہے، اس کے صاحبزادوں نے

تعلیم کے میدان میں اپنا مشغل جاری رکھا، کوئی لکھنؤ

اویس تھے، تیرے صاحبزادے جناب احمد مطیع

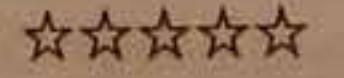
حاصل کی، صاحبزادی اسے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کی،

جیزد کے بارے میں اسلام کی کتاب پڑا ہے؟ ہرگز اسی کا سردار۔ بعض منیرین بھی اس طرف گئے ہیں، لیکن حق یہ ہے کہ دوسرے الفاظ اقرانی کی طرح خاموش ہیں بلکہ اس کا صاف اور صریح حکم موجود ہے کہ جس طرح نجات کے لئے خدا کی یکتا پر یقین اس لفظ کے معنی بھی امام راغب خوب سمجھتے ہیں:- عملاً آج اپنی زندگی، اپنی روزی، اپنی سلامتی کا ہونا ضروری ہے اسی طرح ہر طاغوت سے انکار ہر دارود مدارک کے گوشہ چشم کو سمجھے ہوئے ہیں، پھر طاغوت سے بیزاری اور ہر طاغوت کے خلاف عبادت ہمارے نہیں ہے۔ زبان سے خدا کی یکتا کا بغاوت بھی لازی ہے۔ اور ہر طاغوت کے ساتھ ہمارے لخت اور اور ہر معبود اللہ کے سواب ہے۔ اکثر علماء لخت اور منیرین نے بھی اسی معنی کی موافقت کی ہے:-

کل ماعبد من دون اللہ (قاموس) کل معبود من دون اللہ (اقرب الموارد) کل ما عبد من دون اللہ او صد عن عبادة الله تعالى (بیضاوی) قبل کل ما عبد من دون اللہ تعالیٰ، وقبل کل ما بیضاوی کل طاغوت اصطلاح قرآنی میں

خلاصہ کلام یہ کہ طاغوت اصطلاح قرآنی میں اس طرف سے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ **رَأْلَدِيْنَ اَخْبَرُ** و قد امروا ان یکفروا به۔ اس طاغوت سے انکار و بیزاری پر ہر مسلم مامور ہے اور ہم ہیں کا لئے البُشَرِیَ - (زمر۔ ع۔ ۳)

آن ہندوستان میں مذہبی آزادی کو سب سے اپنے تمام معاملات کے ذیلے اسی سے کرنا چاہئے زیادہ کون قوت رکھے ہوئے ہے؟ شریعت اسلامی میں اسی حالت میں اللہ کے نام کا بڑا سہارا اسلام کے قوانین کو کس کے باعث ناذن ہیں ہو سکتے؟ کے لفظ کا بڑا سہارا ہمارے پکھ بھی کام آسکا ہے؟ پرش سے اس کے ڈاٹے مل جائیں، اسی تمام ممالک اسلامی، خصوصاً ارض پاک جاہز کی آزادی



دواہم کتابیں

کاروان ایمان و عزیمت، از حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

قابلہ جاہدین یعنی حضرت سید احمد شہیدؒ تحریک اصلاح اور جہاد سے تعلق رکھنے والے اصحاب علم و فضل و عزیمت کا مذکورہ، جس سے مسلمانوں کی تاریخ دعوت و عزیمت کا ایک روشن باب سامنے آتا ہے۔ قیمت۔ 701

تذکرہ حضرت سید احمد شہید، از محمد حمزہ حسین ندوی

حضرت سید احمد شہیدؒ کے حالات زندگی، آپ کے اصلاحی و تجدیدی کارنامے، بر صیرہ بند پاک کی سب سے بڑی تحریک اصلاح و جہاد کی رواداد، ہر شخص کے پڑھنے کے لائق، قیمت۔ 901

نوت: طلباء کے لئے خصوصی دعایت

ناشر: مکتبہ اسلام، رووف مارکیٹ، گوئن روڈ ایمن آباد، لکھنؤ

تیریخات۔ اکتوبر ۱۹۶۰ء

مجھے بنا اتحاق حاصل تھیں۔

تکلیف میں جلا ہو گئے، ذاکرتوں نے آرام کا مشورہ پروفیسر صاحب مہمان خانہ کے سامنے عصر دیوار پر قرآن کی یہ آیت لکھوادی: "هذا من فضل بعد کی مجلس میں پوری پابندی کے ساتھ تشریف لا یا ربی ۝ ان شیطان نے دیکھا کہ اس میں میرا کہیں ذکر کرتے تھے، جہاں حضرت الاستاذ مولانا عبداللہ و تذکرہ نہیں، جب کہ میں نے ہی دراصل اس مکان عباس صاحب ندوی سے ان کی ملاقات ہوتی تھی، کی تحریر کرائی ہے اور اس کے لئے جملہ وسائل کی اور شعروخن اور علم و حکمت کی باتیں ہوا کرتی تھیں، اکھر دارالعلوم کے سینئر استاذ تفسیر و حدیث جناب مولانا سنبھل بھی شریک مجلس رہا کرتے برہان الدین صاحب بذله بھی اور لطائف کے اندر بھی تھے، پروفیسر صاحب بذله بھی اور لطائف کے اندر بھی اپنا ایک خاص مقام رکھتے تھے، مجھ خاکسار کو بھی اس مجلس سے مستفید ہونے کا موقع مل جایا کرتا تھا، ایک دفعہ پروفیسر صاحب نے ایک لطیفہ سنایا، وہ اس وقت بن کر تیار ہو گیا تو اس پر "هذا من فضل ربی ۝ لکھوادیا، اسی احسان فراموشی کیا کسی نے کی ہو گی۔" کی مجلس کی گفتگو کے مطابق تھا، وہ یہ ہے۔

کام کو انجام دینے میں خذر نہیں کیا، اور نہ حضرت ناظم صاحب مدخلہ کی عدم موجودگی میں کبھی کسی ضروری کام کی انجام دہی سے مhydrat کی، اور کچھ دنوں سے وہ مسجد نہیں آسکے، اور گھر بھی میں نماز ادا کیا کرتے تھے، ان کو دیکھنے کے لئے ان کے برادر عزیز جناب ذاکر احمد مطیع صاحب کی بار امریکہ سے تشریف لائے اور کچھ دن ان کی خدمت میں وقت گزار کر واپس چلے گئے اور ان سے بڑے بھائی پروفیسر جناب فتح احمد صدیقی بھی اکثر ان سے ملنے اور ان کے پاس کچھ وقت گزارنے کے لئے آیا کرتے

ایک صاحب نے ایک اچھا مکان بنوانے کا
ارادہ کیا، لیکن وہ وسائل کی کمی وجہ سے ہمت نہیں
کر پا رہے تھے، جناب ”شیطان“، صاحب کو یہ
بات معلوم ہوئی، وہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے
یہ اور اس طرح کے بہت سے لٹاائف اپنی علمی
اور ادبی مجلسوں میں بیان کیا کرتے تھے، اس سے
پروفیسر صاحب کی زندگی دلی اور لطیفوں کے ذریعہ
صلاح اور زندگی کی حقیقوں کو بیان کرنے کی
برابر ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، ابھی
رمضان میں ان کے بڑے صاحزادہ انجینئر و سیم
کے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کوئی مکان بنوانا چاہتے
صلاحیت کا پتہ چلا ہے۔

اے، ان صاحب نے کہا کہ یہ بات صحیح ہے لیکن صحیت کی کمزوری کے بعد دفتر کی ذمہ داری احمد صاحب صدیقی کافی وقت گزار کر واپس گئے میرے پاس وسائل کی کمی ہے، اس لئے ہمت نہیں اپنے گھر کے کمرہ میں بینہ کر انعام دیا کرتے تھے، ان تھے، ان کو اس عادثہ پر واپس آنا پڑا، اور وہ دیگر افراد کر پا رہا ہوں، شیطان صاحب نے کہا: آپ اس کی خاندان کے ساتھ نماز جنائزہ اور جھنڑ و ٹھنڈن میں کے خلوص، بے لوٹی اور ندوۃ العلماء سے پچی والہانہ فلک: کچھ، مم، راضھ، جواہر، آن، کارو، کارو، محنت کے متحفہ میں تعلیم و دعوت کے میدان میں فائدہ یوری طرح شریک ہوئے۔

کروں گا، چنانچہ وہ صاحب بہت خوش ہوئے، چہرخا، ان کی یہ صفات انتہائی قابل قدر اور لائق فخر تھیں، چنانچہ حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی مددوی شیطان صاحب نے ان کو بینک سے قرض دلوایا، ناظم مددوہ العلماء مدخلہ نے ان سے نائب ناظم کا مکان بنانے کی منظوری بھی، مکان کا نقشہ پاس کرائے دلوادی، اور اس طرح کی جو بھی ضرورت پیش آئی، انہوں نے اسے پوری سرگرمی سے مکمل خدمت کی بنا پر قبول کر لیا اور اس طرح ان کو مزید کر دیا، اور وہ تعمیر کے دوران مسئلہ نگرانی کے فرائض خدمت کا موقع ملا، وہ ہمیشہ دارالعلوم مددوہ العلماء کی انجام دیتے رہے، جس چیز کی ضرورت ہوتی، اس کا مسجد میں نماز بآجاعت ادا کیا کرتے تھے، لیکن ایک مرتبہ مسجد ہی میں جمعہ کی نماز کے بعد اعصابی اور قلبی انظام کر ادھتے تھے، یہاں تک کہ مکان بن کر تیار

اور اردو ادب میں پی اچ ڈی کی ذمہ حاصل کی، تھے، اور وہ تمام مالی معاملات کو خود دیکھ کر نہ تھے ان کو اردو زبان ادب پر پورا عبور حاصل تھا، ان کا تھے، اور نظام کے کارکنان حسب الحکم ان پر عمل کرتے رہے۔

معتمد مال صاحب انتہائی پابندی کے ساتھ اپنے دفتر تشریف لاتے تھے، وہاں حضرت ناظم صاحب اور جناب ناظر عام صاحب اور وہیں معتمد تعلیم صاحب اور معتمد مال بھی لوگ اکٹھا ہو کر ندوہ کی خدمت میں لکھنؤ آگئے، ان کا علمی اور ادبی مقام پروفیسر صاحب رینارمنٹ کے بعد والدین پیش آیا، ندوہ العلماء کا یہ استاذ بر دست حادثہ تھا کہ غیر متعلق لوگوں نے اس کوندوہ کے لئے ٹکون بدے تعبیر کیا اور یہاں تک سننے میں آیا کہ بعض حلقوں نے ندوہ العلماء کی خدمت کا جذبہ ان کے دل میں میں یہ کہا گیا کہ اب ندوہ تکڑے تکڑے ہو جائے گا، حضرت معتمد تعلیم صاحب تعلیمی امور کے ساتھ پیدا ہوا، اس زمانہ میں حضرت الاستاذ مولانا ڈاکٹر سید عبد اللہ عباس صاحب ندوی ندوہ العلماء کے فضل فرمایا اور ساری پیشین گوئیاں غلط ثابت تھے، اور سب کے اتفاق کے ساتھ ندوہ العلماء کے تمام شعبے نہایت خوبی کے ساتھ اپنے کاموں اور فرمہ قیام تھے اور یہیں احاطہ دار العلوم میں ان کا ہوئیں، ذمہ داران نے پورے اتحاد کا مظاہرہ کیا، حضرت الاستاذ مولانا سید عبد اللہ عباس صاحب داریوں کو انجام دیتے رہے۔

مجت و اخلاص کا رشتہ پہلے ہی سے قائم تھا، وہ اس اشائے میں اور زیادہ بڑھ گیا، ندوۃ العلماء کے سابق مستبدال جتاب ہدایت حسین صاحب کا جو حکومت یوپی میں سکریٹری کے عہدہ پر فائز تھے، مختصر عالت کے بعد انتقال ہو گیا، تو حضرت مولانا عبد اللہ عباس صاحب نے پروفیسر وصی احمد صدیقی کو مستبدال نانے کی تجویز مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ ناظم ندوۃ العلماء کے سامنے پیش کی اور حضرت مولانا نے اس سے اتفاق کیا، اور ان کو مستبدال کے عہدہ پر اپنے اختیار سے فائز کر کے مجلس انتظامیہ کے سامنے پیش کیا، مجلس نے بالاتفاق اس کو منظور کیا اور پروفیسر صاحب با قاعده مستبدال ندوۃ العلماء قرار پائے، انہوں نے اس عہدہ کو ندوۃ العلماء کی خدمت کا بہانہ سمجھ کر پورے خلوص اور پاکیزگی کے ساتھ فرض انجام دیا، یک عرصہ تک وہ وقت کی پابندی کے ساتھ دفتر نمائامت کے سکریٹریٹ میں محل گیا، اسی کے ساتھ مستبدال کا دفتر بھی سکریٹریٹ کی عمارت میں رکھا گیا، اور وہ اس بات کا میرے ساتھ بہت زیادہ خیال رکھتے تھے کہ استاذ محترم ماسٹر صاحب رحمۃ اللہ کی شفقتیں سلسلہ بعض معاملات کے سلسلہ میں جاری رہا، اور بحیثیت مہتمم بعض مسائل کے سلسلہ میں جن کا تعلق عام طور سے مالیاتی نظام سے ہوتا تھا، ملاقات کرنے کے موقع حاصل ہوتے رہے، اور ایسا بھی ہوا کہ پروفیسر صاحب نے انتظام کے ذریعہ کسی معاملہ میں بات چیت کی، اس موقع پر دفتر کے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تھا، کئی بار ایسا ہوا کہ کسی درخواست پر میں نے سفارش کی تو انہوں نے میری حقیر سفارش منظور کر لی اور درخواست پر لکھا کہ مہتمم صاحب کی سفارش اور تقدیق کے بعد درخواست منظور نہ کرنے کا سوال ناظم صاحب کی ہدایت کے مطابق کام کرنے ہی نہیں ہوتا۔ جب بھی ملاقات ہوتی تو کچھ نہ کچھ والد محترم اور استاذ مکرم جتاب ماسٹر محمد سعیج صاحب کے سکریٹریٹ میں محل گیا، اسی کے ساتھ مستبدال کا دفتر بھی سکریٹریٹ کی عمارت میں رکھا گیا، اور نہایت اہتمام و فکر سے ندوۃ العلماء کی تمام ذمہ

بسم الشارع الرحمن الرحيم

مکرمی جناب ایڈیٹر تحریریات لکھنؤ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پسندیدگان کو حسن و ام کی تقدیر یا کراپنے رب حقیقی
سے جاٹے اور گویا کوہ غالب کا شہرستاد ہوئے
اپنے والدین اور اپنے بزرگوں سے جاٹے۔
لائی حیات، آئے، فنا لے چلی، پڑے

اپنی خوشی سے آئے، نہ اپنی خوشی پڑے
یا ایک خیر یادداشت ہے ان کی خوبیوں کی،
لیکن ان کے ملی اور ادبی مرجب کے مطابق اہل قلم
کے مضمون لکھیں گے، اور ان کی کتاب زندگی پر مجرم
پور روشنی ذلیں گے، انشاء اللہ۔

میں خاکسار بھی اپنی گھنٹوں کی کمزوری اور
انحطاط محتوت کو دیکھتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ غالب
نے شاید کچھ ایسے ہی حالات میں یہ دشمن کے
ہونگے۔

رہنے اب اسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم محن کوئی نہ ہو اور ہم زبان کوئی نہ ہو
پڑیے گر بیمار، تو کوئی نہ ہو تمار دار
اور اگر مر جائے تو نوح خوان کوئی نہ ہو
موت و حیات کا مالک اللہ ہے، کسی انسان
کے اختیار میں موت و حیات نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا
فرمان ہے: ﴿تَبَارِكَ اللَّهُ الَّذِي يَسْدِي السُّلُكَ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ
وَالْحَيَاةَ لِتَلْوِيْكُمْ إِنَّمَا الْخَيْرُ عَمَلَهُ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْغَفُورُ﴾ (الملک: ۲-۱) بہت بارہ کرت
وہ اللہ جس کے ہاتھ میں باہمی ہے اور جو ہر چیز پر
قدرت رکھتے والا ہے، جس نے موت اور حیات کو
اس نے بیدا کیا کہ جہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے
کام کون کرتا ہے۔ اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

والسلام

عبد الرحمن فرید مدنوی

رکن انتظامی ایناۓ ندوہ۔ دوہ (قطر)

شخصیات

پروفیسر وصی احمد صدیقی: شخصیت اور طرز زگارش

مشن المحت ندوی

مددودی کے علی وروحدانی ماحول میں رکجدید قلم
حاصل کر کے اچھے اچھے مناصب پر بھی گئے تو دار
العلوم سے تخریج ہیا بھی بند کر دیا، اسی کی برکت ہے
کے فرزند ارجمند پروفیسر وصی احمد صدیقی صاحب
بھی رضا کاراٹہ طور پر پورے خلوص اور انتظامیہ کے
ساتھ نہایت مخلصان تعاون کے ساتھ مددودی کی خدمت
میں مصروف رہے۔

پروفیسر صاحب کی تعلیم اگرچہ جدید تھی لیکن
لے بڑھے اور پروان چڑھے مددودہ کے ماحول میں،
زمانہ بھی وہ علامہ سید سلیمان مددودی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا،
لہذا پروفیسر صاحب نے اپنی جدید تعلیم کے ساتھ
طلیب کی انجمن کے دارالکتب اور مددودہ الحمام کے
مرکزی کتب خانے سے بھرپور فائدہ اٹھایا کہ شاید مددودہ
میں پڑھنے والوں میں سے بہتوں نے ایسا فائدہ
اٹھایا ہوگا۔ اسی وجہ سے ہبھی وکری اعتبار سے گویا
مددودہ عزیز ہے۔ اسی وجہ سے ہبھی وکری اعتبار سے گویا
اردو، فارسی زبانوں سے نصرف واقف ملک ان
زانوں زبانوں کی خصوصیت کے ساتھ ادبیات کا
مطالعہ بڑا اچھا تھا جس کا اندازہ قاری کو ان کی کتاب
فتحات مددودی کے مطالعے سے سمجھی ہو سکتا ہے۔

ایسا بہت ہوتا ہے کہ بزرگوں کی دعویٰز ادا میں
اپنے بہت سے دیگر اڑات کے ساتھ ساکن کو محک
کر دیتی ہیں، پروفیسر صاحب اگرچہ شاہجهان پور
میں ایف پوسٹ گرجویت کا بھی کے پرنسپل
متانت و سنجیدگی اور کنٹرول کی اچھوتی ادا تھی کہ اگر
کوئی تھجھ کلاس میں دریے سے پہنچتا تو ماہر صاحب خود
عنتیت و محبت کا منفرد اور زالارنگ و روپ رکھتے
کلاس میں چلے جاتے اور جب استاذ چکچکے تو ماہر
صاحب خاموشی کے باوجود علم و ادب کا بہترین نعم
تھے، جدید تعلیم کے باوجود علم و ادب دروازے سے
کل جاتے، یہ اسی شریفانہ اور عملی تھیں ہوئی کہ استاذ
پر جوش استقبال کیا اور خوب بڑھ چکھ کر اس میں حصہ لیا، نشست میں موجود تقریباً ۲۵ رافراد میں سے اکثر
احباب نے اس میں کے لئے اعزازی رکنیت (لائف مبرشپ) قبول کی جبکہ بعض دیگر احباب نے اپنے
گرال قدر تعاون سے نوازا۔

معمول کے مطابق اس سال بھی عید الفطر کے بعد مورخے رoshawal ۱۴۲۱ھ موافق ۲۰ ستمبر ۲۰۰۹ء کو
سالانہ عید ملن پروگرام منعقد ہوا جس میں دیگر انتظامی امور کے ساتھ ساتھ مادر علی دارالعلوم مددودہ الحمام سے
آیا ہوا ایک خط بھی زیر بحث آیا جس میں مطبوعات مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ کے ذریعہ ایک ہدایہ
دعویٰ مہم چلانے کے طرق وسائل پر گفتگو کی گئی۔ تمام ایناۓ ندوہ نے اس دعویٰ مہم کو سراہت ہوئے اس کا
پر جوش استقبال کیا اور خوب بڑھ چکھ کر اس میں حصہ لیا، نشست میں موجود تقریباً ۲۵ رافراد میں سے اکثر
احباب نے اس میں کے لئے اعزازی رکنیت (لائف مبرشپ) قبول کی جبکہ بعض دیگر احباب نے اپنے
کے اختیار میں موت و حیات نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا
فرمان ہے: ﴿تَبَارِكَ اللَّهُ الَّذِي يَسْدِي السُّلُكَ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ
وَالْحَيَاةَ لِتَلْوِيْكُمْ إِنَّمَا الْخَيْرُ عَمَلَهُ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْغَفُورُ﴾ (الملک: ۲-۱) بہت بارہ کرت
وہ اللہ جس کے ہاتھ میں باہمی ہے اور جو ہر چیز پر
قدرت رکھتے والا ہے، جس نے موت اور حیات کو
اس نے بیدا کیا کہ جہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے
کام کون کرتا ہے۔ اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

لکھ دیا جو مولانا دامت بر کاظم کی تحریر کے پارے مقصود کے لئے وقف کر دیتا ہے اور بقول مولانا سید حنا، اس سفر میں حضرت مولانا کے ساتھ مولانا سید محمد راجح حنی ندوی مدح علیہ تھے۔

☆ ڈاکٹر رشی احمد صدیقی (پی. اچ. ذی) نبیارک میں ہیں، بن فہیدہ شفیع الشعلی گڑھ میں پھر وہ دیوانہ کھاتا ہے، مولانا کی زندگی کا مقصود ندوہ کا اپنے ہر مضمون میں خواہ وہ تبصرہ ہو کہ مقدمہ یادجنت نشیوں کا ذکر، ایسے بھل اور کتاب و شخصیت کی کے لئے وہ جیتا ہے، مولانا کی زندگی کا مقصود ندوہ کا فروغ تھا، اس میں وہ کامیاب رہے اور گوکام لا تھا اور شہداء نبیر العالم دہلی میں ہیں۔ اور کبھی کوئی میدان میں اچھی حیثیت حاصل ہے۔ جب بھائی بہنوں کی تھاگر اپنے حصہ کا کر کے انجامی اطمینان سے ایک منج لگتا کہ ان کے سامنے ہر موقع و مناسبت کے اشعار کپیوڑیں سامنے ہیں، متن دبایا اور شعر نکال کر گئیں اپنے رب کی طرف لوٹ گئے، بالکل راضی و خوشی۔

کاپڑ رانے جذبہ کتنا غالب رہا وہ گچاخ پر پروفیسر صاحب کا اپنا الگ اسلوب ہے وہ ایک نمونہ جنت نشیوں پر لکھنے کا بھی پڑھتے بات میں بات پیدا کرتے چلے جاتے ہیں، لیکن نہ کہیں سلسلہ کلام نوتا ہے اور ناطق و مزہ میں فرق چلے، فدائے ندوہ سابق نائب ناظم ندوہ العلماء آتا ہے، عربی شاعری میں مجدد کی بروی تعریف کی گئی استاذ محترم مولانا قاضی محسن اللہ ندوی جن کے بارے میں ودقہ و دقہ سے کم از کم تین مرتبہ تباہی میں ہے ایک شعر ہے۔

سلام علی نجد ومن حل بالسجد
پروفیسر صاحب کا "محمد اور اہل نجد کو سلام بھیجے
نیج گورنمنٹ آف آسٹریلیا آر گزارتیشن میں ہیں۔
کارخیں بر جہا کر حصلے ہیں۔

☆ ڈاکٹر نعیم احمد صدیقی (پی. اچ. ذی) امیر الدول اسلامیہ ڈگری کا جام لائکنٹو کے پڑھل ہیں۔

☆ ڈاکٹر نعیم احمد صدیقی (پی. اچ. ذی) رہے۔ اب ذرا پڑھنے پروفیسر صاحب ان کی تصویر اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو تو رہے بھروسے اور اسکی میں ہیں۔

بڑی صاحب زادی زیراء اخنس ملک سعدی کے چکا ہوں لکھتے ہیں: "ندوہ ان کے خوابوں کی روح کو ان جنت نشیوں کی روح سے ملا دے جن کس طرح پیش کرتے ہیں، جس کو اوپر فدائے ندوہ کے وہ عداح تھے، پروفیسر صاحب کے سوگوار پس تعبیر، ان کے جدوجہد کا مرکز، ان کی شخصیت کا پروانہ مانگان میں الہی کے علاوہ چار فرزند، دو اُنکے شوہر اخنس ملک وہیں جیل میں اسٹریٹھ انسٹی ٹوٹ کے ڈاکٹر یکٹریں ہیں۔

☆ ڈاکٹر محمد فضل صدیقی (انجیٹر) بھی آسٹریلیا کرنا ان کے وسیع مطالعہ کا ثبوت ہے۔

☆ ڈاکٹر محمد فضل صدیقی (انجیٹر) رہے۔ اب ذرا پڑھنے پروفیسر صاحب ان کی تصویر اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو تو رہے بھروسے اور اسکی میں ہیں۔

☆ ڈاکٹر احمد طیب صدیقی (جیل) میں پڑھل ہیں تھی، جب تک طاقت نے جسم کو بالکل پچھوڑ دیا، اس صاحب ایسا، تین صاحب علم بھائی اور دو بہنیں ہیں کی خدمت میں لگے رہے اور جب اپنے دلن اللہ تعالیٰ سب کو صبر جیل عطا فرمائے اور خاندانی چھوٹی صاحبزادی یا کمین طمعت (ایم اے۔ علیگ) میں جن کے شوہر سید آفاق احمد صاحب اپنے درس کے لئے دعائے خیر کرتے رہے، ہر آئندہ ورنہ سے حال پوچھتے رہے، نجد اور اہل نجد کو بڑے بھائی ہونے کا پورا حق ادا کیا۔

سلام بھیجتے رہے، مولانا ہمارے درمیان نہیں یونیورسٹی جواب اس منصب سے ریٹائر ہو کر وہیں رہے، لیکن جب تک ندوہ قائم ہے، اور خدا کرے تا قیامت قائم رہے، ان کا نام اور کام قائم رہے گا۔ قیام پذیر ہیں۔

☆ ڈاکٹر احمد طیب صدیقی پروفیسر علی گڑھ مسلم مرگ بخون پر عقل گم ہے میر کیا دیوانے نے موت پائی ہے اچھے سرجن ہیں اپنے مکان کا نام "ندوہ" رکھا ہے فرازگی کی امداد یوائیکی پر ہوتی ہے، جب ایک سزاگر کے دوران مفتکر اسلام حضرت مولانا علی قیام فرمایا

چھائے ہوئے تھے، پروفیسر صاحب اپنے اچھوٹے اور الیٹے انداز خصوصاً "تاریخ دعوت و عزیمت"، "الرشی"، "میں" "تاریخ دعوت و عزیمت" پر تبصرہ کرتے ہوئے منت کی مدت سے کچھ پہلے ہی ندوہ بھی کی مسجد کے ری شرق اوسط کی ڈاکٹری، "انسانی دینا پر مسلمانوں کے جب تیری جلد پر پہنچ تو مشاہی چیزیں کے بیان میں عروج وزوال کا اثر، "کاروان عدیہ"، "گل کیا حسین تجیرات استعمال فرمائیں، لکھتے ہیں: "ڈالدی تو حضرت مفتکر اسلام کی نظر اپنے استاذزادہ پر رعناء، پر ایسا پر کشش اور کتابوں کی روح پیش کر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں ایک عظیم ایشان بلند پوری شفقت و محبت کے ساتھ قائم کر دیں اور پروفیسر بیانیں گے افسردار یا وارڈ ملائیں۔ بیانیں کے سینما میں انہیں گرفتار ہو گئے۔ میں ایک ایسی میں داشت اپنے اضافہ ہوتا گیا۔ وادی میں داخل ہو گیا ہوں، جہاں ہر طرف بزرہ پروفیسر صاحب کے ریٹائر منٹ کی وجہ سے ایک نیزی زبان میں قلمی نقش کی صورت میں پڑھتے تو ایک نیزی کے ساتھ مولانا کی ہر کتاب میں وہ حضرت کے لطف آئے گا لکھتے ہیں: "ادب وہ چاہے ہے بندوستان رحمت کا نزول ہو رہا ہے۔"

حضرت مولانا کی کتابوں پر پروفیسر صاحب شام تو آئیں اب اپنے آشیانے چلو، وقت سے تین برس پہلے ریٹائر منٹ یا اور گھر آگئے اور مشیت میں، حضرت مولانا کا ذوق بکست کو قبول نہیں کرتا، سے بڑھ کر قدر شناسی اور صحیح توصیف کے جذبات خداوندی کے اس تجربہ امام کی شام کو جو جو اغ جلانے کا وقت ہے ان کا چار غیاث اچا جاں گل ہو گیا، باہا للہ و انا إلیه راجعون۔

پروفیسر صاحب کے دل میں جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بے پایاں شفقت و محبت گد گدی لینے لگی تو آنہوں نے بقول خود "حضرت مولانا کی کتاب "شرق ای مقبولیت نے ایک سلسلہ طلاقی کی صورت اختیار کر لی اور جس میں جرأۃ وہت نہ ہو، صرف دفاع میں ہو، اور جس میں جرأۃ وہت نہ ہو، صرف دفاع کی مقبولیت نے ایک سلسلہ طلاقی کی صورت اختیار کر لی اور بہت سی کتابوں پر تبصرے شائع ہوئے لیکن قدر شناسی کے جذبات میں صحیح تصور کیشی کیا تھا کوئی تھی دی ہو"۔

حضرت مولانا کی مایہ ناز علمی، اسلامی، اپنی الگ شان کے حامل ہیں۔

اویس طاہری، "اس تیسرے میں پروفیسر صاحب مصر کے تبصرہ کرتے ہوئے جب "گل رعناء" کے عیناں سے جو تبصرہ چھوٹے کے علماء اور مفتکرین سے روحاںی ملقاتیں تذکرہ کرتے ہیں تو بڑے والہانہ انداز میں لکھتے ہیں: "پھر حضرت مولانا کو کب وقت ملا کہ وہ اردو شاعری کی تاریخ اور تعمید کا مطالعہ کریں، اور وہ کتابیں جو ادب کی تاریخ سے متعلق ہیں، بالکل سادہ عبارت لکھتے ہیں جسے شاعری کی زبان میں سہل ممتع کہیں گے، اس پر کبھی تحریر کریں، اس بات کو لکھنے کی وجہ سے صرف اپنی تحریر کا انتہا ہے اور میرا فیصلہ کے گو سادہ اور پر کار، یہ ہر لکھنے والے کی بس کی بات نہیں، حضرت مولانا نے استاذوں سے پڑھا گروہ اصل میر کا شعر ان مفاسین پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ اجازت دیں، حضرت کی بے مثال کرم گستاخی،"

پروفیسر صاحب نے اپنے قلم گھر بارے "آتے ہیں شب سے یہ مضا میں خیال میں" اس شعر میرے ہیں گو خواص پسند پر مجھے گنگتو عوام سے ہے" حضرت مولانا علی الرحمۃ کی مسركہ آراء کتابوں قیمتی جات۔ ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۸ء

اسلام خوشامد نہیں کرتا، حکم دیتا ہے

مولانا سید عبداللہ حسین ندوی

صاحب! آپ یہ کر لیجئے تو آپ کو یہ اچھا لگے گا؟
نہیں لگے گا، یا آپ کسی کے گھر میں جائیں اور وہاں
بادپن سے بیٹے سے کہے بھائی صاحب! میاں
صاحب! ذرا سایہ کام کر لیجئے تو لوگ کہیں کے کران
کے بادپن یکجھ تھوڑے سے چلتے ہوئے ہیں۔ یہ
کوئی بات ہوئی! کہ ”کر لیجئے“ اسلام جو ہے وہ سب
کا بادپن ہے، اسلام جو ہے وہ اتنے اوپنے مقام پر
ہے کہ وہ یہ نہیں کہتا۔ ”کر لیجئے“ وہ خوشامد نہیں کرتا ہے
اسلام آڈر (Order) دیتا ہے۔ یہ کرنا ہے۔ اور
ظاہر ہے بادپن جو ہوتا ہے، دادا جو ہوتا ہے، حاکم جو
ہوتا ہے، گورنر جو ہوتا ہے، صدر مملکت جو ہوتا ہے،
رمضان جارہا ہے۔ بھی جلدی سے الوداع! جلدی
جاوے یہ عجیب غریب بات ہے وہ آڈر دیتا ہے، خوشامد
تھوڑی کرتا ہے کہ ”کر لیجئے“۔

www.abulhasanalinadwi.com
حمدہ و فضل علی رسولہ الکریم امباعدا
برزگو، دوستوار دینی بحاجتی!
ہم اور آپ اس وقت یہاں کی مسجد میں یعنی
چچارے بناہی نہیں پائیں گے کہ ”الوداع“ ہے کیا؟
اور چیزیں بھی اس طرح کی ملکوں میں، شہروں میں،
ہوئے ہیں، جو مسجد اپنی ایک تاریخ رکھتی ہے، اور
رمضان المبارک کا مبارک مجدد ہے اور مبارک مہینہ
کا آخری عشرہ ہے۔ اب رمضان جارہا ہے، راضی
ہو کر جارہا ہے یا ناراضی ہو کر جارہا ہے۔ ہمارے
یہاں ہندوستان میں آخری جمجمہ ”الوداع“ کا جمع
کہتے ہیں جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور
ہماں پر لوگ روزہ خوری کر رہے ہیں اور دوپہر کے
وقت کھانپی رہے ہیں تو ان کو سزادی جاتی اور ان کی
سریش کی جاتی، جس سے ان کے دماغ بھی مجھ
ہو جاتے اور عقل بھی محکانے آجائی، لیکن ظاہر ہے
ہمارے یہاں کا معاملہ اسی پر رہ گیا کہ بھائی صاحب
مان لیجئے بھائی صاحب! اچھا کام کر لیجئے۔

”الوداع“ کے مت قرآن میں ”رخصت
کرنے“ کے ہیں اور اس میں خوش بھی ہوتے ہیں
اور یعنی جگد یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بازار بھی لکھتے
ہماری ذہنیت غلامانہ هو گئی
ہماں جا کر سرکوں پر کرتے ہو، غلط جگہ پر طاقت کا
بھی ای بھی اچھی بات ہے اور خوش بھی مناتے
ہیں، روزہ خوری بھی ہوتی ہے اور خوش بھی مناتے
کر لیجئے، لیکن مان اپنے بیٹے سے کہے کہ بھائی
ہے، پڑوکی پڑوکی سے لڑا ہے، یہو کو رہا جلا کرہ

رہے ہیں، اپنی ماں سے لڑ رہے ہیں، اپنے بادپن
اندر خود کمزوری ہوتی ہے تو شرما تا ہے، اس کو شرم آتی
کو ہمیں دے رہے ہیں۔ ارے بادپن سے لڑوا
Prisident (President) کا آڈر ہے، یہ پاکم خضر
ہے، بیٹے سے آپ کس منے کہنے گے؟ بیٹا آپ
کا آڈر ہے، یہ خدا اور رسول کا آڈر ہے، اور اس
سے کہے گا کہ آپ بھی تو سور ہے تھے، پڑے ہوئے
گھر میں بیٹھے گئے چوڑیاں پہن کر، آج ان کو کہانے
کی ضرورت ہے، وہ اپنے اپنے گھروں سے کل کر
جو سیکروں سال سے نماز روزہ میں ہوتا تھی مسلمان ہو
چکر ہیں، اور جب چور کے گھر میں پورا بیدا ہو تو اس
چکر ہیں، اور جب کوچھیں کوچھیں کوچھیں کوچھیں کوچھیں
ہے؟ کہاں رکھ دیا اسلام کو؟ آج کیا ہوا ہے لوگوں
میں تجھ کی کوئی بات ہے؟ پہلے خود تو کریں،
کوکہ خود بھی عمل نہیں کرتے اور دوسروں کے راستے
رمضان اس لئے آتا ہے کہ ہم آپ اپنے آپ کو تمیک
کریں اور روزے رمضان میں کیوں فرض کے
میں روڑے بنے ہوئے ہیں۔

فحوصت گھر میں کیوں کیوں ہے؟

آج اس لئے مسلمانوں کے گھروں میں
کے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض کے
نماز پڑھتا تو گھروں سے کہتے ہیں ارے مولانا! ذرا
آپ کہہ دیجئے، ایسا کہتے ہیں کہ جیسے کہ یہ خود یعنی
والے بن جاؤ، یعنی جب ہم اور آپ تھوڑے والے
ہیں ایک بے نمازی ہو تو اس کی فحوصت پڑوں تک
کیا ہو گیا ہے ان کے عقولوں کو، پردہ پڑ گیا ہے، ان
کے دماغ چل گئے ہیں، آج کل تو فیشن چل گیا ہے
میں اور وہ بادپن، شرم آتی چاہئے ایسے باپوں کو!
لیکن ہم لوگ سب نوکر چاکر بنے ہوئے
ہیں، غلامانہ انداز کی ذہنیت ہمارے اندر پائی جاتی
ہے اس لئے ہر انسان کہتا ہے ”کر لیجئے“ اور قرآن
میں حکم کیا ہے؟ برائی سے روک، بھالائی کا حکم دو، یہ ”
رمضان المبارک کا مبارک مجدد ہے اور مبارک مہینہ
کا آخری عشرہ ہے۔ اب رمضان جارہا ہے، راضی
ہو کر جارہا ہے یا ناراضی ہو کر جارہا ہے۔ ہمارے
یہاں ہندوستان میں آخری جمجمہ ”الوداع“ کا جمع
کہتے ہیں جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور
ہماں پر لوگ روزہ خوری کر رہے ہیں اور دوپہر کے
وقت کھانپی رہے ہیں تو ان کو سزادی جاتی اور ان کی
سریش کی جاتی، جس سے ان کے دماغ بھی مجھ
ہو جاتے اور عقل بھی محکانے آجائی، لیکن ظاہر ہے
ہمارے یہاں کا معاملہ اسی پر رہ گیا کہ بھائی صاحب
مان لیجئے بھائی صاحب! اچھا کام کر لیجئے۔

اوچا ہے، اس طرح سے بادپن کو آڈر دینا
پوچھا آپ کا مکان ملنے کے بعد تو آپ اسے
پوچھا آپ کا مکان سے اترے ہیں۔
الحمد للہ! وہ دور تو چلا گیا ہم لوگوں نے تو جیسی
چوڑیوں گے؟ تو کہا ”میں مولانا!“ میر امکان بالک
لے، بیٹے نماز پڑھ لے یہ کون سی بات ہوئی، پیاسر
دیکھا لیکن سننا ضرور ہے، ساتھ چلا گیا لیکن کیفیل
تو کہدا ہے لیکن یہ بھی رہے گا اور وہ بھی مل جائے!
چوڑی گیا، آج کل وہ حال تو نہیں رہا لیکن خوشامد
ہو ہر ہاں، آپ بیٹے سے کہتے، اسے آڈر دیجئے،
کرتے ہیں اپنے بیٹے کی۔ اور خوشامد اس لئے کر
کر نماز پڑھنی ہے! ارے اسلام کا آڈر ہے
رہے ہیں کہ وہ خود بھی فلٹ ہیں۔ جب انسان کے دوسرا کام
کام کر نماز پڑھنی پڑے گی۔

لیکن کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ نہ رحمتیں برستی ہیں نہ برکتیں
ان کا بھی مل جائے۔ آتی ہیں، ارے یہ سب صحیح کر لیں پھر دلخیں کیے
ارے ایسے میں دعا میں کہاں قبول ہوتی
ہیں؟ درود قلنئے بھی کام نہیں دیں گے، اور اد بھی کام
نہیں دیں گے، چاہے ہزار مرتب اللہ کا نام لجھے، پھر
مال ہو جائے گا، دماغ غریب تازہ ہو جائیگا، زندگی کا مزہ
موباکل لگائے ہوئے ہیں۔
بھی فائدہ نہیں ہو گا۔

موباائل ایک فتنہ ہے

الله کے نام کی برکت کب ملے کی
ہاری آپ کی نیت خراب ہے، ان کو درست
کریں، دل کو صاف کریں، اور پورے نظام کو تحریک
ٹھاک کریں دیکھنے دیوار ہے، اس کو صاف کریئے،
پھر لکھنے تو صاف نظر آئے گا، اگر دیوار پر داغ
دھبے ہیں اور دیوار ٹوٹی ہوئی ہے تو اس پر آپ کیا
نقش و نگار بنائیں گے پہلے دیوار کو صحیح کرنا پڑیگا، کپڑا
دھونا پڑتا ہے، صاف کرنا پڑتا ہے تو اس پر نقش و نگار
بنائے جاتے ہیں، ویسے ہی بھی اپنے دلوں کو
صاف کرنا پڑیگا پھر اللہ کا نام لیں، کام بن جائیگا!
ایک دفعہ نام لینے سے اللہ کی رحمتیں بر سیں گی جیسے
ہمیں جہنڈا الہ رانا ہوتا ہے ۱۵ اگست کو، جہنڈا اوپر
سے لپٹا ہوا ہوتا ہے اور اسکے اندر پھول اور پھول کی
چیزیں ہوتی ہیں اور نیچے رسی لٹکادی جاتی ہے اور کوئی
ضمیری ہے، اگر نہیں، سمجھاں اُم، مرتۃ آ
رمذان، اُم، کوہ مکہ، تھاں، کوہ مکہ، تھاک
موباائل جیسی مصیبت جس نے سارے
معاشرہ کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے، لکن کامیک ہے، ساری
سو سائی کے لیے، جس کو دیکھیں لیٹا ہوا ہے، چل رہا
ہے، گاڑی چلا رہا ہے، کان میں موباائل لگا ہوا ہے
میں تو کہتا ہوں اتنا زیادہ موباائل میں بات کرنا ناجائز
ہے اور مسجد کے اندر موباائل میں بات کرنا اور بات
بھی غلط ہو رہی ہو یا بلا ضرورت بات ہو رہی ہو تو اور
بھی ناجائز ہے، کسی کو کسی بات کا خیال نہیں۔
پیسہ بھی اللہ کی نعمت ہے، اور اگر ایک بھی پیسہ غلط
جارہا ہے تو اللہ کے یہاں جواب دینا پڑیگا کہ یہ پیسہ
کہاں ضائع کیا؟ جس طرح سے وضو میں قل کھول دیا
اور بینہ گئے، آپ کے گھر کا پانی ہے ایسا اللہ کی دی ہوئی
نعمت ہے، اسکی نعمت سے کھلواڑ مت کریں، اگر ایک

حاجب آتے ہیں، لیکن پہلے اور سب تھیک تھا کہ دیا گیا، صحیح طور پر رسی باندھ دی گئی، پھر کہا، اب کچھ جیسے ہی نیچے سے ہلکی سی رسی کھنچی، کھنچتے ہی اوپر سے پھول اور پھر مٹاں نیچے گرنے لگتے ہیں، پھولوں کی برسات ہونے لگتی ہے، ویسے اللہ تعالیٰ نے کہا سنے دل کے نظام کو ٹھیک کرلو، پھر میرا نام لو پھر دکھو برستیں کیے نازل ہوتی ہیں! جب ہمارا معاملہ ہی اچھا نہیں، جھنڈا بھی غلط ہے، لپیٹا بھی غلط دیا، پانی گر رہا ہے، کسی کے گھر کا پانی ہے! اس لئے وضو میں بھی تین بار سے زیادہ کلی نہیں کرنی چاہئے، میں کچھی غلط ہے، اسکی نہ جانے کتنے مل پڑے اس کو چاہے ہم وصول کر کے گزار دیں یا سوکر ہے، رسی بھی غلط ہے، اسکی نہ جانے کتنے مل پڑے اور ہاتھ پری اور سبھی اعضاء کو نہیں دھونا چاہئے، اور نیچے ہیں، کتنی چاہیں پڑی ہیں اور کچھ رہے ہیں الا اللہ، جو رمضان کے نام پر آگئے ہیں، اب خانقا ہوں میں نیچے میں پانی کو بند کر دینا چاہئے، پانی بھی اللہ کی نعمت الا اللہ الا اللہ..... بہت زور سے کھنچ رہے ہیں آ تو گئے ہیں پر سورہ ہے ہیں، خراۓ لے رہے ہیں ہے، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، بولنا حتیٰ کہ کسی سے ملنا اور بننے کیلئے تیار ہو جائیں، آپ کو نیج دیا جائیگا، بھیڑ بکریوں کی طرح، آپ کی بولی لگائی جاتی ہے، آپ کو بیجا جاتا ہے لیکن آپ سمجھتے نہیں، یہ سمجھیں گے آپ اس وقت، جب آپ رمضان سے سبق یا کہیں آپ کے یہاں موڑ لگا ہوا ہے، نیچے بیٹھ گئے، میں دبا، تو اللہ تعالیٰ دونوں پاتیں عطا فرمائیگا، یہ رمضان ضروری ہے، اکر یہ ہمیں پہچان پا میں گے تو آپ ضروری ہے، اکر یہ ہمیں پہچان پا میں گے تو آپ

جو کچھ دکھائی دے رہا ہے یا عمل میں ہے، سب کچھ اللہ کی نعمت ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اللہ کا مکارا کرنا چاہئے، حدیث میں آتا ہے کہ ”دولگ میں اور معاف نہ کریں اور ایمان والے ہوں تو اگر ہونے سے پہلے انکے گناہ اس طرح جھپڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھپڑتے ہیں“ تعلقات کا یہ فائدہ نہیں کہ آپ نے ان کو تکلیف پہنچائی، انہوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی۔ آپ کو جو ملنے والا تھا، وہ بھی چلا گیا، آپ کی لڑائی سے شب قدر کی تاریخ اخالی گئی یعنی شب قدر بتادی جاتی کہ آج کے دن ہے لیکن لڑائی ہو گئی دو مسلمانوں میں، تو اللہ تعالیٰ نے تو میرے بھائیو! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کہا، ڈھونڈو، محنت کرو جیسے کوئی بڑا ہوتا ہے اسکے ہاتھ میں گیند ہو اور دو چھوٹے چھوٹے لڑکے گیند لینے آئیں اور وہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو لیکن دونوں لڑکے تو اس نے گیند اٹھا کر پھینک دی اور کہا ”وڑو پچھے پچھے جا کر ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے کہا ش بد ردے رہے ہیں، لڑائی ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اٹھا کر پھینک دیا اور کہا، ڈھونڈو، پالا بتادیا گیا (آخری عشرہ) کہ اس پالے میں ہے اب جو

سے آپ مغفرت مانتے تھے، اور اسکی بڑی فضیلت ہے کہ آنکھ کھلتے ہی اللہ کا نام لیں لیکن ہم لوگ آنکھ کھلتے ہی پتے نہیں یہ ڈھونڈ رہے ہیں، وہ ڈھونڈ رہے ہیں، الیٰ سید ہمی بات کر رہے ہیں، اجڑائی لے رہے ہیں، ارے اللہ کا نام لو! اللہ کے بندو!

اللہ نے تم کو اتنی دریسوں کی مہلت دی، اب جب آنکھ کھلنی چاہئے تو اللہ کے نام پر کھلنی جاہے اور یہ رمضان کے علاوہ ہے، رمضان میں تو اور زیادہ ہوتا چاہئے ہر وقت ”اللهم اذک عفو کریم، تحب العفو فاعف عنا“

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے، ہمالوں کو بھی دینے والا ہے اے اللہ! ہم کو عطا فرمادے، ہم کو دیدے، ہم تو سونے والے ہیں، ہمالوں کو بھی دینے والا ہے اے اللہ! ہم کو عطا فرمادے، عنایت فرمادے، تو اللہ کے دروازے کھل ہاتھ ہے چاہئے والا جسے میں عطا کروں لیکن کوئی نیت ہی نہ کرے اور سونے کی نیت سے آرہا ہے تو کتنی بھری بات ہے اور کتنے افسوس کی بات ہے۔

ارے رمضان میں سونے کا وقت گھٹا دینا چاہئے، کھانا بھی گھٹا دینا چاہئے، محنت کو بڑھانا چاہئے اور اللہ کی برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اتنے میں سے کتنے لوگ ہیں جو یہ کوشش کر رہے ہیں؟ چند راتیں رہ گئی ہیں اگر آج بھی کوئی اللہ کا بندہ محنت کرے تو اسکی قسم چمک جائیگی اگر شب قدر کی رات ابھی گزری نہیں ہے اور ہونے والی ہے تو اسکی قسم جاگ جائیگی، ایک رات میں اسکی پوری زندگی کا نکانہ لگ جائیگی تو میرے بھائیو! ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب رمضان کی قدر کرنے والے بن جائیں، ہمارے اندر رمضان کے فوائد حاصل کرنے کی صلاحیت آجائے اللہ تعالیٰ راتوں کو بار بار اعلان کر داتا ہے فرشتوں کو صحیح بھیج کر کہے کوئی رحمت جائیں گے، اللہ تعالیٰ تو بہانہ ڈھونڈتا ہے کہ ہمارا کوئی بندہ ہے چاہئے والا جسے میں عطا کروں لیکن کوئی نیت

ڈھونڈ کر نکال لے!

کا طلبگار، مغفرت کا چاہئے والا۔ ارے اس پر لیک کہو، اسی نے حدیث میں آتا ہے کہ رات کو جب حضور پاک ﷺ کی آنکھ کھل جاتی تھی تو اس وقت آپ دعا نئی پڑھتے تھے، اس میں اللہ میاں

مولانا عمید الزہماں کی رانوی اور مولانا غلام رسول خاموش کی رحلت

میڈیا کا کردار اور موثر حکمت عملی

صدر آل انڈیا مسلم پرشیل لا بورڈ سے ایک اہم گفتگو

عارف عزیز، بھوپال

میں ایسے عناصر کا غلبہ ہے جو حقائق کے اظہار میں مانع بن رہے ہیں بلکہ شرپندوں کے پشت پناہ ہیں، اردو اخبارات کی آواز موثر ثابت نہیں ہوتی اور ناکردار گھنٹا ہوں کی سزا اسلام بھتی پر مجبور ہیں۔

مولانا موصوف نے مختلف مثالوں سے واضح

فرمایا کہ میڈیا کی جانبداری کی شرارت بتا کر جب بھی اس کے ذمہ داروں کو توجہ دلاتی گئی تو اس کا مقتبض الحمد للہ

ثبت اندراز کارہا ہے لہذا آج ہر مقام پر مسلمانوں کا ایسا شعبد قائم ہوتا چاہے ہے، جو محلی مسلم دشمنی اور غلطیاں

پر سیلیق کیستھ توجہ دلاتے تو انشاء اللہ اس کے مفید تائج

لکھن گے۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کی طرف سے غیر

جانب دار میڈیا کو اس طبق کا بنانے کا کام ہوتا چاہے،

جس سے مسلمانوں کی ضرورت اور صورت حال کی صحیح ترجمانی ہو سکے، جس کے لئے نوجوانوں کی تربیت اور

تیار کرنا چاہئے۔ باہری مسجد کے مقدمہ میں عدالت

چالاکی سے استعمال کیا گی، اس موضع پر اپنی کتابیں

شائع ہو سکیں، جاپان کی پارلیمنٹ میں اس پر ایک

مسجد کے پارے میں آباد ہائی کورٹ سے ہونے

حدیث میں سخت وعید آئی ہے، آنحضرت ﷺ کا

ارشاد ہے: "من لم يمنعه من الحج حاجة

والله فلله کے لئے حج نہ کرے تو اپنے

کی سے پوشیدہ نہیں ہے، وہ شروع سے اعلان کر

رہے ہیں کہ عدالت سے صادر ہونے والے قیملہ کو

قبول کریں گے اور اگر ان کی نظر میں فیصلہ حقیقی

تفاضل کے مطابق نہیں ہوتا تو اپنی عدالت میں جا

ئیں گے، اور اب صورت حال کچھ ایسی ہی بن رہی

ہے۔ مولانا مذکورہ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ

عاداتی فیصلہ پر ممتاز اور ہوش مندی کا مظاہرہ

کریں، جذبات کا مظاہرہ نہ کریں۔ مایوس نہ ہوں

کوئکہ اس کے خلاف پریم کوٹ سے رجوع

ہوتے کا دروازہ کھلا ہے، آپ نے زور دے کر

فرمایا کہ ایسے موقع پر مسلمانوں کی ذمہ داری بڑھ

جاتی ہے وہ خرامت ہیں، حق پر چلنے کا عزم رکھنے

لے جائیں کیا تو دوبارہ حج کرتا لازم ہوگا الایہ کہ

مسلم نوجوانوں کی گرفتاری ہوتی ہے، آہستہ آہستہ

یہ حقیقت واضح ہونے لگی ہے کہ مذکورہ تحریکی

کارروائیوں میں اکثریت کی تین فصیلے آبادی ہوئے

کے باوجودہ باشکن پوری دنیا میں رائے عامہ کو اپنے

مقاصد کے حق میں کرتبے رہتے ہیں اور جس پاتوں کو

دیکھ سارا الزام مسلمانوں پر عائد کرتا رہا ہے۔ انتظامیہ

سوال و جواب

استطاعت ہو گیا، کیا اب اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اگر غریب آدمی کسی طرح مکمل کر میں ہو حج

گیا اور حج کر لیا اس کے بعد وہ شخص مالدار ہو گیا تو

اس کے ذمہ سے حج ادا ہو گیا، دوبارہ جانا ضروری

نہیں، ”ولو حج الفقیر نہ استغنى لم يحج

ثانية“۔ (رد المحتار ۳۲۱۲)

سوال: ایک شخص صاحب استطاعت قہاء تھیں کسی

وجہ سے وہ حج میں نہیں جاسکا، اتفاق سے اس کا مال

عاقل، بالغ اور تندرست ہو اور اس کے پاس بیانی

ضائقہ ہو گیا اور اب حج کی طاقت نہیں رہتی۔ کیا حج نہ

کرنے کی وجہ سے وہ گھنگا رہو گا؟

جواب: اگر بلاذر عن جن نہیں کیا اور مال ضائقہ ہو گیا

تو وہ شخص گھنگا رہو گا لیکن اگر کوئی عذر چیز آگیا

متعلقین کا خرچ اس کے ذمہ واجب ہو اس کو دیا

جا سکے نیز راستہ مامون ہو اور عورت کے لئے حج کرے، علام ابن عابدین

ہے کہ اب قرض لے کر حج کرے، علام ابن عابدین

(فتح القدير ۲۱۰)۔

شامی نے فتحاء کی یہ رائے نقل کی ہے کہ اگر کسی پر حج

فرض تھا اور وہ ابھی نہیں کر سکا تھا کہ مال بلاک ہو گیا

تو وہ قرض لے کر حج کرے۔ اسی سے کہ اس سے

عذر اللہ مواتا ذہن ہو گا۔

سوال: ایک شخص بعض ایسے عوارض ہی جتنا ہے

جو جنکی وجہ سے سفر نہیں کرتا اور حج کی مشقتیں

برداشت کرنے کی تو بالکل بہت و طاقت نہیں رکھتا

کیا وہ حج بدل کر سکتا ہے اور اس سے وہ حج نہ کرنے

کے گناہ سے فتح جائے گا۔

جواب: جو سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ان

کے لئے حج بدل کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن جب

جنما ضروری ہے ورنہ حج بدل کی وصیت کرنا لازم

ہے۔ (رواہ حکار ۲۹۳۶ باب الاحصار)

جس سے پچھا ضروری ہے۔

سوال: جس سال حج فرض ہو تو کیا اسی سال حج

کے لئے جانا ضروری ہے؟ اگر ایک دوسرے موئخر

کر حج کر لیا بعد میں وہ صاحب مال اور صاحب

مفتی محمد فخر عالم ندوی

سوال: حج کن لوگوں پر فرض ہے۔

جواب: حج ہر ایسے مسلمان پر فرض ہے جو آزاد،

ہوا سال حج کر لے بلاذر تا خیر کرنے سے گناہ

ہو گا لیکن ایک دوسرے کی طرف سے بعد اگر حج کر لیا تو

گناہ معاف ہو جائے گا۔ (زجاجۃ المصایب ۹۲۲)

سوال: اگر کسی پر حج فرض ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: باوجود حج نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس پر حج فرض ہو جائے اس کے باوجودو

بلکہ عذر کے لئے حج نہ کرے تو اس کے بارے میں

حدیث میں سخت وعید آئی ہے، آنحضرت ﷺ کا

ارشاد ہے: "من لم يمنعه من الحج حاجة

ظاهرہ او سلطان جائز اور مرض حابس فمات

ملتوی ہو سکتا ہے؟

جواب: جن اعذار کی وجہ سے حج ملتوی کیا جاسکتا

ولم يحج فلیم ات ان شاء بهودیا و ان شاء

نصرانیا" (زجاجۃ المصایب ۹۴، ۹۵۱) یعنی

ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۱) مفلس ہو جانا (۲) ظالم حاکم کا خوف پایا جانا

(۳) قید خانہ میں جانا (۴) راستہ کا غیر مامون ہوتا

کرے یا ظالم بادشاہ کی طرف سے قید و بند ہو یا

(۵) ایسا مرض جنکی وجہ سے سفر کرنا ممکن ہو (۶)

شدید مرض جنکی وجہ سے سفر نہ ممکن ہو جائے، مذکورہ

اعذار کے علاوہ کی صورت میں اگر کوئی حج نہ کرے تو

عدت میں ہوتا۔ ان اعذار کی وجہ سے حج ملتوی کیا

براہ رہے کہ یہودی ہو کر مرے یا ہر انی ہو کر۔

جواب: جو سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ان

کے لئے حج بدل کرنا ہے اور حج کی وجہ سے

اس حدیث میں یہ وعید آئی ہے کہ بلاذر حج کرنے

کے لئے حج بدل کرنا ہے۔

سوال: ایک شخص پر مال نہ ہونے کی وجہ سے حج

فرض نہیں تھا لیکن اس نے کسی طرح قرض حنے لے

کر جائے تو کیا حکم ہے؟

لازم نہیں ہو گا اور نہ کھنگا رہو گا۔



☆☆☆☆☆

اذان کے آداب و حقوق

خالد فیصل ندوی

کلمات مجھے سنائے پھر تمہاری دیرگ کر اقامت کے کلمات بھی سنائے، آپ نے اس خواب کو جا خواب قرار دیا، ان کلمات کی تقدیق و تقریر فرمائی اور ان کلمات مبارک کو اذان و اقامت میں کہنے کا حکم عالی فرمایا (بخاری، مسلم، ہرنی البوادود، واری وغیرہ ملجم) اس طرح احمد رضیؒ میں موجودہ اذان جاری

فرمایا کہ نماز کے اوقات میں تمام مسلمانوں کے جمع ہونے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے، اس زمانہ میں خبر و اطلاع کے راستہ تمام طریقوں (عام طریقہ) کے مطابق جنہاً انصب کیا جائے یا بھروسی طریقہ کے نہ تھے، وہی کلمات زمین پر نماز کے لئے اذان کے طور پر مقرر فرمائیجئے۔ تیز بعض علماء کرام کے نزدیک اذان کی مشروعت کی بنیاد خواب کے ساتھ ساتھ سورہ نامہ کی آیت (۵۷) (واذا نادیتم الى الصلوة اتحذنوا هزا ولعا) اسی طرح منافع کا یقین ہو۔ (سورہ جمعہ ۹)

آپ نے ان طریقوں میں سے کسی بھروسی طریقہ کو نہ فرمایا لیکن وقتی طور پر حضرت عمرؓ کے مطابق آپ نے حضرت مسلمؓ کے شریعت کی حیثیت "سن مولکہ" کی ہے (فتاوی عالمگیری) لیکن ظاہر ہے کہ نزدیک اذان کی حیثیت "وجوب" کی ہے (احکم) ایک تھی حدیث شریف، میں نماز کے وقت اذان دینے کا حکم آپ نے یوں دیا ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں کوئی اذان دے اور تم میں سب سے بڑی عمر کا آدمی امامت کرے۔" (بخاری) اور ایک حدیث میں اذان کی اہمیت یہ بیان ہوئی ہے کہ جو تمن آدمی اذان کہہ کر جماعت سے نماز بھی پڑھتے، شیطان اذان کا موثر ترین ترجمان اور نتیجہ۔

مطابق حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہ مکرمہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد تھوڑی تھی، نماز کے وقت کا اندازہ کر کے حضرات صحابہ کرام مسجد میں آجایا کرتے تھے، آپ عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان و اقامت کے میں بھجوہ کلمات کو سنا، اور حضرت عبد اللہ بن زید نے صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے لیکن بھرت مدینہ کے بعد دن بدن مسلمانوں کی خدمت نبوی میں اکر عرض کیا کہ میں نے خواب میں آذان کے کلمات کو ایک تین میں سے ایک ایسا نہیں آ جاتا ہے، اقامت کے وقت پھر پیش پھر کر پھل دیتا ہے، اس تینک انسان نے اذان کے (موجودہ) کے لئے تمام مسلمانوں کو نماز کی اطلاع دیتے ہیں کی

قال اللہ تعالیٰ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتَيْنَا إِذْ

نُودِي لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْحُجَّةِ فَاسْعُوا إِلَيْ

تَلَمُّونَ". (الجمعۃ ۹۱)

ترجمہ: اے مومنو! جمعہ کے دن جب نماز کے مطابق آگ روشن کی جائے یا بھروسی طریقہ کے نہ تھے، وہی کلمات زمین پر نماز کے لئے اذان کے مطابق بگل بجا جائے یا عیسائی طریقہ کے نماز کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تمہیں اس کے فرمائے کا مشورہ حضرات صحابہؓ نے دیا، لیکن آپ نے ان طریقوں میں وحدت و اجتماعیت کو بڑی اہمیت حاصل ہے اسی بناء پر اسکی تمام عبادات نہ فرمایا لیکن وقتی طور پر حضرت عمرؓ کے مشورہ کے انجیں کل نگاری سے ایسی راہ پر پھل پڑتے ہیں جو

اوہاد کے حق میں کسی طرح مفید نہیں ہوتی اس کا نتیجہ روزانہ ایک بے تکلف نشست بچوں کے ساتھ ضرور یہ ہوتا ہے کہ یا تو اوہا بیجا لاؤار کی نذر ہو جاتی ہے رجس۔ کچھ انہیں پڑھ کر سنا یہ اور پچھاں سے سخن یا پھر حد سے بڑھتی ہوئی سخن تندی و بیجا پانڈی کا باپ حفاظ اور کسی نہ کسی حد تک مثالی زندگی گزارتے ہوں تو تمہاری بھنی بات لڑکے کے لئے تربیت کا ایک راہ اعذال سے ہٹ کر ہوتی ہے اور پھر جب ان عاقبت ناندیشانہ طرز تربیت کے اثرات بدپھوں دیتا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حال ساتھ ساتھ بذخارات و خرافات کی قیاحت کو بھی ان کے ذہنوں میں بخایے۔ اور انہی نشستوں میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرام کا ایثار و قربانی اسکی اصلاحاتیت آسان نہیں ہوتی۔ اس لئے والدین اور ان کے مثالی اخلاق سے بھی واقف کرائے پھر تباہی کے لئے وہی نہ سوتے اور آئندیل تربیت کا موقع ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے، اس وقت ہوتے ہیں، لڑکے کے ان مذکورہ بالا احساسات دیا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حال کوچاہے کہ تربیت حصہ اور سیاست کی قیاحت کو بھی ان ہوئے ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے وہی نہ سوتے اور آئندیل تربیت کے ذہنوں میں بخایے۔ اور انہی نشستوں میں اسکی اصلاحاتیت آسان نہیں ہوتی۔ اس لئے والدین اور ان کے مثالی اخلاق سے بھی واقف کرائے پھر تباہی کے لئے وہی نہ سوتے اور سیاست کی قیاحت کو بھی ان ہوئے ہے کہ اس کا محاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بے میں بیووں، بیوگوں اور بھرپور کار لوگوں کے مشورہ لوث بندگی اور ایثار و قربانی کا تھا اس کے نتیجہ میں ملک زمین میں موسم کی پہلی بارش کی مانند ثابت ہوتی ہے، "سماج کی تعلیم و تربیت ص ۲۳"

آخر میں اس مضمون کو درست، میدان تعلیم و تربیت کے استاذ کامل، ماہر فیضیات حضرت مولانا سید محمد پورہ میں ہے اور اسی کے پہلو میں اسی جوان لڑکی ہے کہ اولاد جہاں والدین کے لئے آنکھوں کی محنہ، دلوں کا قرار جا ب پورہ میں ہے حالانکہ تسلیم کیجئے ان دونوں میں اور فرحت و انبساط کا سامان ہے وہیں سرست ویاس کسی ایک کے لئے بھی اگر پورہ لازمی ہوتا تو اسی اور بدنی کا سبب بھی ہے یہ کوئی پسند نہیں کرتا کہ ان صورت میں بھی ماں کی بے جا بی کے ساتھ ساتھ یعنی کی اولاد دھمت کس سبب اور عمر بھر کے لئے رسولی کا کانتسان کم سے کم ہوتا۔

"خاندانی نظام تربیت میں لڑکے کی جو تربیت سیرت سازی کے سلسلے میں کوتا ہی، سہل نگاری کر دی جاتی ہے۔ اس کے اثرات اخیر عمر تک باقی رہتے ہیں اور وقتی جذبات کی روشنی بہرہ جاتے ہیں اس رکھے اور اگر یہ چیزیں گھر میں ہوں اور اس سے کاخات و رحمات کی صحیح تکمیل کی طرف توجہ دیں پہنچ ممکن نہ ہو تو پھر اس کے دو پروگرام انہیں دکھائیں جسیں کم سے کم ضرر ہو جب وہ دیکھ رہے ہیں تو ان کے ساتھ آپ بھی رہیں اور جب نامناسب مناظر آئیں جن کی شریعت میں مذمت خالد کا اظہار کیا ہے ان کو جن فلسفیات نظریات اور خالد کے خاندان کے اندر بڑوں کی طرف سے بے تو جو اسی کمزوریاں اور خرابیاں پیدا کرتی ہے جن کی نامنافع آئی ہے تو ان کے موقع فادا کو جاگر کیجئے۔ اور انہیں بتائے کہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنم میں ڈال دے گا۔

ان تمام تدبیر کے ساتھ ضروری ہے کہ آپ اولاد کے حق میں کسی طرح مفید نہیں ہوتی اس کا نتیجہ روزانہ ایک بے تکلف نشست بچوں کے ساتھ ضرور یہ ہوتا ہے کہ یا تو اوہا بیجا لاؤار کی نذر ہو جاتی ہے رجس۔ کچھ انہیں پڑھ کر سنا یہ اور پچھاں سے سخن یا پھر حد سے بڑھتی ہوئی سخن تندی و بیجا پانڈی کا باپ حفاظ اور کسی نہ کسی حد تک مثالی زندگی گزارتے ہوں تو تمہاری بھنی بات لڑکے کے لئے تربیت کا ایک مناسب ہوں ساتھ ہی اراکان اسلام۔ شریعت کے راہ اعذال سے ہٹ کر ہوتی ہے اور پھر جب ان عاقبت ناندیشانہ طرز تربیت کے اثرات بدپھوں دیتا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حال سمجھتا ہے اس لئے اس کے لئے وہی نہ سوتے اور آئندیل تربیت کا موقع ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے، اس وقت رسول اکرم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرام کا ایثار و قربانی اسکی اصلاحاتیت آسان نہیں ہوتی۔ اس لئے والدین دیا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حال سمجھتا ہے اس لئے اس کے لئے وہی نہ سوتے اور آئندیل تربیت کی نشستوں میں اسکی اصلاحاتیت آسان نہیں ہوتی۔ اس لئے والدین دیا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حال سمجھتا ہے اس لئے اس کے لئے وہی نہ سوتے اور آئندیل تربیت کے ذہنوں میں بخایے۔ اور انہی نشستوں میں اسکی اصلاحاتیت آسان نہیں ہوتی۔ اس لئے والدین دیا کا سب سے بڑا اور مکمل اعلیٰ خصوصیات کا حال سمجھتا ہے اس لئے اس کے لئے وہی نہ سوتے اور آئندیل تربیت کے ذہنوں میں بخایے۔ اور جو جنمی کی جاتی ہے وہ پوری طرح مؤثر ہوئے ہے لیکن ملک زمین میں موسم کی پہلی بارش کی مانند ثابت ہوتی ہے، "سماج کی تعلیم و تربیت ص ۲۳"

☆☆☆☆☆

ولاناڈا کرٹ مُحَمَّد احمد عازی کا سانحہ وفات

۱۶۔ رشوی المکرم ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۲۰۱۰ء کو معروف اسلامی اسکالر اور اسلامی علمی موضوعات پر تحدید کے مصنف مولانا ذاکر محمود احمد عازی اسلام آباد (پاکستان) میں سانحہ سال کی عمر میں وفات پائے، ادا انا الیہ راجعون۔

ناظم ندوہ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حنفی ندوی مدظلہ نے ان کے بھائی ڈاکٹر محمد الغزالی کے نام پر
تکتوب میں ان کے سانچے وفات کو ملی خسارہ قرار دیا اور اپنے روابط کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمود احمد
صاحب سے ملاقات کے مجھے کئی مرتبہ موقع حاصل ہوا، غیر ملکی سفروں میں اور ابھی گز شد سفر میں شریفین کے
پر ان سے ملاقات ہوتی تھی اور جب ملاقات ہوتی تو مسرت ہوتی تھی، اور امت مسلمہ کے مسائل میں ان کی
شوون کی قدر محسوس ہوتی تھی۔

مولانا نامہ خلدنے اپنے ذاتی تاثرات میں اس بات کا بھی اظہار فرمایا کہ میری ان سے پہلی ملاقات الجزاں کے میں ہوئی تھی، اور تباہہ خیال کا موقع ملا تھا، اور ان کی لیاقت و صلاحیت کو دیکھ کر بڑی توقعات قائم ہوئی تھیں اس بعد مدینہ منورہ میں منعقد ائمہ شیعیل سیرت کانفرنس کے موقع پر دوسری ملاقات ہوئی۔ اور ان کی مزید صلاحیتوں کا روہا۔ اور ابھی رمضان سے قبل مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی بین الاقوامی کانفرنس میں وہ شریک ہوئے تھے تو اسٹ خود ہم لوگوں سے ملنے آئے، بعد میں معلوم ہوا کہ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے ذمہ داروں، اور خاندان کا بعدحدیث شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب "وغیرہ سے ان کی عزیزی داری ہے۔ اور اسی خاندان میں ان کا نامہ بیہاں ہے۔ مولاناڈاکٹر سعید الرحمن عظیمی عدوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء نے ندوۃ العلماء سے ان کے محاجات تعلق کا سیست سے تذکرہ کیا اور تباہا کروہ مجلہ "البعث الاسلامی" کے بڑے قدر دوال تھے۔

مولانا سید محمد واضح رشید حنفی ندوی معتبر تعلیم مددوۃ العلماء نے بھی ان کی وفات کی خبر سن کر اپنے صدمہ کا اظہار، اور ان کے ساتھ مختلف علمی مجالس اور ملی عصری مسائل میں تبادلہ خیال کا ذکر کیا اور انہیں ایک ممتاز عالم شور اور محقق و مصنف بتایا۔

رقم الحروف کو جب ان کی وفات کی خبر ملی تو ان سے اپنی وہ ملاقات یاد آئی جو میں الاقوای اسلامی یونیورسٹی مآباد (جس کے وہ دانس چانسلر تھے) میں ان کے وقت میں ہوئی تھی یہ یونیورسٹی فصل مسجد کے دامن میں قائم ہے اس موقع پر انہوں نے ندوۃ العلماء اور اس کے اکابرین سے اپنی گھری ذہنی و فکری وابستگی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی مدوفیؒ کی تصنیفات اور ان کے فکری اعتدال اور عالم اسلام پر اس کے اثرات کا سمجھیت سے تذکرہ کیا تھا، اور اپنی شخصیت کی تخلیل میں تین اہم عناصر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایک اہم رہنماء کا مدخلہ کا خاندان اور اس کی دینی اور دینی و علمی شخصیات اور گھر کا دینی ماحول تھا، دوسرا غیر حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی محتانویؒ کے مواعظ و مخطوطات کا مطالعہ ہے، تیسرا غیر مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علیؒ کا تصنیف اور اس کا بھجت و بھر کے شخصت ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد عازی نے بڑی مصروف علمی اور مطالعاتی زندگی گزاری، اور کتابوں کا بڑا ذخیرہ اپنے چھپے چھوڑ کر، معاشرات قرآنی، معاشرات حدیث، معاشرات شریعت، معاشرات فقہ، معاشرات سیرت اور اصول فقہ پر اہم کتاب کے علاوہ مختلف موضوعات پر اہم تحقیقات ہیں اور ان کی سرپرستی میں متعدد تحقیقی اور دعویٰ ادارے مرد ہے تھے، جس میں الدعوه اکیڈمی، ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد)، الشريعة کاؤنٹری اور دوسرے ادارے ذکر ہیں، بعض علمی مجلات کی بھی سرپرستی فرماتے تھے، ان کی وفات سے جو خلا ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہاں اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے دامن عفو میں جگہ دے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ (محمود حسن صنی مدودی)

ہونے کا بہترین ذریعہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی بندہ اذان سننے کے بعد (مذکورہ بالا) دعاۓ ماورہ پڑھے تو وہ بندہ روز قیامت میری شفاعت کا ملکہ ہے۔ (بخاری و مسلم مختصر)۔

ازان کا دوسرا اہم حق ہم پر یہ ہے کہ اذان کے بعد نماز اور مسجد حاضری کی تیاری پوری مستعدی کے ساتھ کی جائے، دنیا کی جائز مشغولیتوں کو بھی چھوڑ دیا جائے، طہارت ووضو پورے کمال و اہتمام سے کیا جائے، اور استطاعت کے مطابق اچھا سے اچھا کپڑا پہنا جائے، مساک اور خوشبو (عطر) وغیرہ کا التزام کیا جائے، پھر پورےطمینان و سکون اور وقار، مسکن کے ساتھ، ذکر و اذکار کرتے ہوئے مسجد جایا جائے اور مطلوبہ وقت کی نماز باجماعت میں پوری شرکت کی جائے، کتاب و سنت میں اس حق کے ادا کرنے کی تائید اور ترغیب موجود ہے، قرآن مجید ۱۱

میں یہ حکم الٰہی ہے کہ ”اے مومنو! جمعہ کے دن جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز) کی طرف دوڑ پڑواور (جا سن) خرید و فروخت بھی چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ (جمعہ ۹)

اذان دین اسلام کا ایک شعار ہے، حضرت ابو بکر صدیقؓ سے منقول ہے کہ ”اذان ایمان کے شعائر میں سے ہے“ (ابن عبدال Razاق) اس لئے اذان کا احترام کرنا اور اس کا حق ادا کرنا ہر کلمہ گو مومن کے لئے بہت ضروری ہے، کیوں کہ اذان دونوں جہانوں میں کامیابی و کامرانی کا خاص من ہے اس کی حق تلفی دونوں جگہ ہدایت و سعادت سے محرومی اور ناتا کامی و ناتامرادی کا پیش خیمه ہے، اللہ تعالیٰ ہم تمام اہل ایمان کو اذان کے احترام اور اس کے ادائے حقوق کی توفیق فرمائے، آمين یا رب العالمین۔

کے دلوں میں وسو سے پیدا کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم) سب سے پہلے اذان کے کلمات لے کر حضرت جعفر بن علیؑ، حضرت آدمؑ کے ماس دنیا میں ان کی تہائی میں سے دو اہم حق درج ذیل ہیں۔

ازان دین اسلام کا مکتوب اور اعلامیہ ہے، ببرس، مررت، ملک پر ایسے جیسے بڑا حق یہ اسلامی تعلیمات کا بہترن مجموعہ اور خلاصہ ہے اور دور کرنے اور ان کے اطمینان و سکون قلب کے لئے بحکم الہی تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا یہ بیش بہاء عطیہ ہے کہ اس کے کلمات کو خوب غور سے سن جائے اس کے معنی و مفہوم کو قلب و دماغ میں متاخر کیا جائے اور ان کو عنایت فرمایا (کشف الغمہ) دوسری مرتبہ اذان کے ان نورانی کلمات کو معراج میں، حضرت جبریل کے سامنے ایک بہت ہی معزز و مکرم فرشتہ نے آپؐ کے سامنے ادا فرمایا، اور ہر کلمہ پر پرده غیب سے مبارکہ میں بڑی تاکید اور ترغیب وارد ہوئی ہے ایک حدیث میں ہے کہ ”جو کوئی بندہ کلمات اذان کو تھہ دل سے دہرائے گا تو وہ جنت میں ہو جائے گا (مسلم مختصر)“ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ”اے مومن عورتو! جب تم حضرت بلالؓ کی اذان واقامت سنو تو تم بھی ان کلمات کو دہراو!“ اس کے ہر حرف کے بدله میں تمہیں ہزاروں ثواب ملے گا، حضرت عمرؓ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ یہ (عظمی ثواب) تو عورتوں کے لئے ہے تو مردوں کو کتنا ثواب ملے گا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کو اس (عظمی) ثواب سے دو گنا ثواب ملے گا (جمع الفوائد) اسی طرح سے ختم اذان کے بعد خاص کلمات ماثورہ ”اشهد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شريك له و اشهد ان محمدًا عبدہ و رسوله رضیت بالله ربّا و بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالاسْلَامِ دینا“ پڑھنے کا اہتمام کرنا مفترض اللہ کا موجب ہے، حدیث میں ہے کہ ”جو شخص موزن کی اذان کے بعد (مذکورہ بالا) کلمات ماثورہ کہے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے،“ (مسلم) نیز ختم اذان کے بعد دعاۓ ماثورہ و معروف ”اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آتِ محمدًا دل الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاماً محفوظاً دل الذى وعدته“۔

اور روز قیامت آپؐ کی شفاعة و سفارش حاصل کرنے کی طرف ہے، اذان اہل دنیا کے لئے تسلی و تشفی کا نیز ذریعہ کا اعلان ہے، اذان اہل دنیا کے لئے تسلی و تشفی کا نیز بہر کیف قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اذان کے پڑھنے کا معمول اپنانا بہت فضیلت والا عمل ہے اور روز قیامت آپؐ کی شفاعت و سفارش حاصل کرنے کی طرف ہے، اذان اہل دنیا میں

علم اسلام

محمد جادید اختر ندوی

ہے، ان افراد میں مردوں کی بہ نسبت خواتین کی
اکثریت زیادہ ہتاں جاتی ہے، چنانچہ اسلام قبول
کرنے والے افراد میں خواتین مرد حضرات سے
چار گناہ زیادہ ہیں۔

واضح ہے کہ امریکہ میں سات میں مسلمان
آباد ہیں، ان کا ایک بڑا حصہ امریکی کاروباری مارکیٹ
میں نمائیں مقام رکھتا ہے۔

دہشت میں اسلام قبول کرنے کی
شرح میں بتدریج اضافہ

سعودی عرب میں ۵۶ / ایشیائی

افراد کا قبول اسلام

تجارت دہنی کی جانب سے رمضان المبارک میں
”رمضانی طاقت“ کے نام سے خصوصی شام کا انعقاد کیا
جاتا ہے جس میں ادارہ کے تمام انتظام مدد ہوتے
بنڈ بالاعمارتوں اور شاہراط زندگی کی وجہ سے
دنیا بھر میں مشہور دہنی کی آبادی تیزی سے اسلامی
اعمال پر ایک مفصل خطاب بھی ہوتا ہے، یہاں اسلام
کے موضوع پر خطاب کرنے والے ایک قلپائی عالم
وارشاوینٹر کے ذمہ دار شیخ صالح الدولۃ نے کہا کہ اللہ
 تعالیٰ کا شکر ہے کہ ۵۶ رایشیائی افراد شہادتیں ادا کرتے
دین عمر باتا لبرتے جنہوں نے قلپائی زبان میں مسلسل
ڈھائی گھنٹے خطاب کیا، ان کی تقریر کا وقت صرف ۳۵
اسلامی تعلیمات کی طرف مائل ہو کر اسلام قبول کر کچے
ہیں، دہنی میں اسلام فہریت زڈپارٹمنٹ کے نو مسلم
سیکشن کی سربراہ ہدی الکلبی کے مطابق ۱۹۹۲ء سے
کہ دوران تقریر خواتین کی جانب سے اسلام قبول کر
نے کی درخواستیں آئے لگیں اور محض ڈھائی گھنٹوں میں
۲۰۱۲ء تک ۷۲ تو میں کے ۱۳ افراد اسلام
کے ۲۲ سری لئکا کے، ۲۰ نیپال اور ایک ہندستان کے
قبول کر کچے ہیں، ”قط ناگس“ نے الکلبی کے حوالے
۱۲۲ ارجمند خواتین اور ۳۰ مرد حضرات مسلمان ہو گئے، اسلام
سے لکھا ہے کہ ۲۰۱۲ء سے ۲۰۱۳ء کے عرصے میں زیادہ
انداز میں اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ دن
جن میں سے زیادہ مسلمانوں نے مقدس مینور رمضان
میں پرستی کو ترک کر کے ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت
میں پچھلے چھ میٹنے کا اندر ۳۷۳ الگوں نے اسلام قبول
کیا، ان نو مسلموں میں زیادہ تر قلپائی، ہوں، ہیلین اور
امریکہ میں ہو سال ۲۰ / ہزار افراد

دہشت میں ۲ گھنٹوں میں ۱۲۵ افراد

کا قبول اسلام

NBC امریکی تلویزیونی وی کی ایک خبر کے مطابق

صرف امریکہ میں ہر سال تقریباً ۲۰ / ہزار افراد اسلام

دہنی میں چند گھنٹوں کے دوران تقریباً ۱۲۵ افراد اسلام

ہو رہے ہیں، وی کی کہتا ہے کہ ان افراد کا تعلق

معاذرے کے مختلف طبقات سے ہے مگر ایک بات

تفصیلی روپت کے مطابق ادارہ سیاحت و

ان میں مشترک ہے اور وہ ان کا عالی تعلیم یافتہ ہونا

بہتر میں

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ۲۰۰ سے

زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔

مقام ہے جہاں جو کاچوچار کن یعنی شیطان کو تکریاں

رائداً فرادرے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

کمیٹی کے ذمہ داران نے بتلایا کہ کمیٹی کے قیام

کذب تک الحمد للہ ۵ / ہزار افراد ایک جدید قوم کا ایک

کوشاں سے دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں، کمیٹی

کے تحت ۸۰ سے زائد اعلیٰ تعلیم یافتہ علماء کرام دنیا کی

خلاف زبانوں میں دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری بھاری ہے

یہ، ہماری تربیج کوئت میں مقیم غیر مسلم حضرات تک

اسلام کی ابتدی ولافقی تعلیمات کو پہچانا ہے۔

بیٹھو کہ پہنچ کرنے کا کام شروع کر دیا، جرأت وہ

اصوبیکہ میں خفیہ ادارات تین ہزار

سے بھی ذیادہ معرفت امریکی روزنمہ ” واشنگٹن پوسٹ“

کذب شہر آکے لگایا جائے گا جس سے ماحول بخمار پر

گاؤں سے فواروں کی ٹکلی میں پانی کی ہلکی

بوچھاریں چاروں طرف کی جائیں گی تاکہ شیطان کو

تکریاں مارنے کے دوران حاجیوں کو گری کا احساس

نہ ہو، اس سے درجہ حرارت ۲۹ ڈگری تک رہے

جاہاں ہے۔ اخبار نے اپنی اس روپوں کو عموماً نظر انداز کر دیا

گا، عرفات کی توسعہ کا کام بھی ٹکلی ہو چکا ہے اور اب

اس میں مزید ۹۰ / ہزار عازیز میں کی جگہ اس میں ہو جائے گی۔

مذہب اسلام جلد ہی یورپ پر

غالب آجائیے گا

وجہی کی پانچویں اشاعت

مjid کی پانچویں اشاعت

تاجک زبان میں ترجمہ قرآن

تاجک زبان میں ترجمہ تا جکستان کے متاز عالم دین

ویٹی کی پیشہ کے نہیں حکام نے پیشیں کوئی

ایم عباس نے کیا ہے جن کی خدمات دعوة اکیڈمی نے

اس وقت امریکہ میں انسداد بخشت گردی اور خیز

محلومات جمع کرنے کے لیے ۱۲ اسرا کاری ادارے

گا، ڈیلی ٹلی گراف کو اتنا دیوں میں اتنا لین فادر پر یورپ وغیرہ

اس مقصد کے لیے حاصل کی تھیں۔ موصوف اس

ترجیع کے سلسلے میں کئی سال تک اسلام آباد میں مقیم

ترجیع کے سلسلے میں کہ یورپ میں عیسائی بچوں کی مزید

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

ترجیع کے سلسلے میں کہ اسلام آباد میں ترجمہ

